عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ - شمارہ ۳۸

ختم نبوة

انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالی فی کتابہ

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن

رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

یا ایھا الناس ان ربکم واحد وابا کم واحد

ودینکم واحد ونبیکم واحد لا نبی

بعدی (الحدیث)

تذکرہ

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرة اسامہ ؓ

ایک نامور صحابی رسولؐ

ماں کی بددعاء کا اثر

مرزائے قادیان کا شجرہ نسب

کوئٹہ کے قادیانی جعل ساز اور مغربی جرمنی سے آمدہ

تیرے ناموس پر

جاں سے گزرنا
عین ایماں ہے۔

خدا کا اور نبیؐ کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
محبت میں اُنہی کی جینا مرنا عین ایماں ہے
درودِ پاک کے نغموں کی خوشبو ہر طرف پھیلی
چمن میں لالہ و گل کا نکھرنا عین ایماں ہے

حریمِ کعبہ میں کعبہ کی جانب دیکھتے رہنا
وفورِ شوق میں نظارہ کرنا عین ایماں ہے
کبھی تو سازشیں ناکام ہوں گی دشمنِ دیں کی
جہاں بھر میں مسلمان کا ابھرنا عین ایماں ہے
ثناخواں ہے خدائے دو جہاں قرآں میں تیرا
تیرے ناموس پر جاں سے گزرنا عین ایماں ہے
سرِ روضہؐ پہ کہتا ہوں حدیثِ آرزوئے دل سے
میری آنکھوں میں اشکوں کا اترنا عین ایماں ہے
مدینہ مرکزِ آئینۂ انوار ہے، اخگر ——!
مدینے ہی میں سحر سے شام کرنا عین ایماں ہے

جناب اخگر سرحدی
سرگودھا

یہ فتنہ قادیانی

اب کوئی دن کا ہی مہماں ہے

محمدؐ کی محبت ہی مسلمانوں کا ایماں ہے
جو مانے قادیانی کو وہ جاہل اور حیواں ہے
جہاں میں قادیانی، دستورِ دجال دکاذب ہے
نبیؐ کا ہے وہ دشمن اور شیطانوں کا شیطاں ہے
کنہیا ہے کبھی بنتا کبھی کہتا ہے عیسیٰ ہوں
بڑا مکار ہے چالاک ہے ننگِ مسلماں ہے
نہ ظلی و بروزی ہے نہ عیسیٰؑ ہے نہ مہدی ہے
شرارت کی وہ آندھی ہے خباثت کا وہ طوفاں ہے
تعاقب کر رہے ہیں اہلِ حق اس کا زمانے میں
یہ فتنہ قادیانی اب کوئی دن کا ہی مہماں ہے
مریدِ قادیانی بالیقیں دوزخ میں جائے گا
محمدؐ کا ہر اک خادم مگر جنت بداماں ہے
لکھا ہے کاتبِ تقدیر نے اے منتظر اس کو
کہ مرزا قادیانی، یہ منافق اور شیطاں ہے

محمد شریف خاں منتظر دُرّانی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیّہ۔

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۴ تا ۱۰ مارچ ۱۹۸۸ء مطابق ۱۵ تا ۲۱ رجب ۱۴۰۸ھ | شمارہ نمبر ۳۸

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ ——— حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نور الحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوٹ مٹھن/ترنڈہ (?) ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/شکار ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمٰن
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف تکودری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسمٰعیل • ناروے ——— میاں اشرف عابد • اوپیٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • بارک شہر ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمد یوسف انصاری
بارباڈوس ——— اسمٰعیل قاسمی • ٹرینیڈاڈ ——— اسمٰعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
——— فون: ۷۸۰۳۳۷ ———

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۰۰ روپے ——— ششماہی ۔/۵۵ روپے
سہ ماہی ۔/۳۰ روپے ——— فی پرچہ ۔/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ "
ایشیا ——— ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ بینات ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (میرے والد حضرت) ابوبکرؓ نے (کسی ضرورت سے) حضورؐ کے پاس آنے کی اجازت چاہی ایسے حال میں کہ آپؐ میرے بستر پر میری چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کو اندر آنے کی اجازت دلوادی اور آپؐ جس طرح لیٹے ہوئے تھے اسی طرح لیٹے رہے (ابوبکرؓ آئے) اور جو ضروری بات ان کو کرنی تھی کر کے چلے گئے پھر (حضرت عمرؓ (کسی ضرورت سے) آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، ان کو بھی آپؐ نے اجازت دلوادی (وہ آئے) اور آپؐ اسی حالت میں رہے (یعنی جس طرح میرے بستر پر میری چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے اسی طرح لیٹے رہے) پھر وہ بھی اپنی ضرورت پوری کر کے چلے گئے۔ پھر (حضرت) عثمانؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ سنبھل کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو اچھی طرح درست فرمالیا، اور مجھ سے فرمایا کہ تم بھی اپنے کپڑے (چادر وغیرہ) پوری طرح اوڑھ لو۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کو آنے کی اجازت دلوادی، (وہ آپؐ کے پاس آگئے) اور جو ضروری بات کرنے کے لیے آئے تھے کر کے چلے گئے (حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے جانے کے بعد) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے جیسا اہتمام (حضرت) عثمانؓ کے لیے کیا ویسا اہتمام ابوبکرؓ و عمرؓ کے لیے کیا ہو؟ آپؐ نے فرمایا عثمانؓ ایسے آدمی ہیں کہ ان پر فطری طور پر صفت حیاء کا غلبہ ہے مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے ان کو اسی حالت میں بلالیا جس میں کہ تھا (کہ تمہاری چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا) تو وہ فرط حیاء کی وجہ سے جلدی واپس چلے جائیں اور وہ ضروری بات نہ کرسکیں جس کے لیے وہ آئے تھے (اس لیے میں نے ان کے لیے وہ اہتمام کیا جو تم نے دیکھا) (صحیح مسلم)

جہاد

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ: تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تم پر گراں ہے۔ اور کچھ عجب نہیں کہ ایک چیز کو تم گراں سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اور عجب نہیں کہ ایک چیز کو تم پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ثابت ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ البقرہ، رکوع ۲۷

حلال و حرام مخلوط مال کا حکم

یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ جب حلال و حرام مال مخلوط ہو جائے تو حکم غلبہ پر لگایا جاتا ہے۔ یہ مطلقاً نہیں ہے۔ ایک خاص صورت میں ہے وہ یہ کہ حلال اور حرام مال کا خلط یقینی نہ ہو یا تو کوئی شخص علیحدہ علیحدہ رکھتا ہے یا ہم کو علم نہیں کہ خلط کرتا ہے یا نہیں اور جو مال ہم کو دیا جا رہا ہے اس کا ہم کو علم نہیں کہ کون سا ہے۔ وہاں حکم غلبہ پر ہے اور جہاں خلط کا یقین ہو وہاں حرام ہے۔ (حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

قادیانی جعل ساز اور ایئرپورٹ پر

۱۴ قادیانیوں کی گرفتاری

کراچی ملیر سٹی سے کوئٹہ اینٹی کرپشن کے ایک انسپکٹر نے ایک قادیانی جعل ساز کو گرفتار کر لیا، اس کے گھناؤنے اور شرمناک تفصیل تو گزشتہ شمارے میں آچکی ہے۔ ہم یہاں حکومت بلوچستان حکومت سندھ اور وفاقی حکومت سے یہی گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ جعل سازی کے واقعات تو اکثر ہوتے رہتے ہیں لیکن جعل سازی کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کا یہ منفرد واقعہ ہے جو کوئٹہ کا ایک قادیانی پہلے کوئٹہ میں پکڑا گیا پھر گرفتاری کے خوف سے بھاگ کر کراچی میں پناہ لی تو اس نے یہاں آکر بھی وہی دھندا شروع کر دیا۔ افسوس یہ ہے کہ وہ کراچی پولیس کی نظروں سے اوجھل رہا یا پھر اس نے یہ دھندہ کچھ پولیس والوں کی ملی بھگت سے کیا۔ مزید افسوس اس بات کا ہے کہ کوئٹہ پولیس نے اس قادیانی جعل ساز کو جو کیپٹن ڈاکٹر خالد سیف اللہ بنا ہوا تھا اور اپنے نام کے ساتھ ایم بی بی ایس بھی لکھتا تھا، جب گرفتار کر کے تھانے لایا گیا تو اس نے تھانے میں اقرار کیا کہ میرے پاس ڈاکٹری کی کوئی سند نہیں ہے۔ لیکن پولیس نے اس پر اس پر جعل سازی کا کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں کیا جس سے اس شبہ کو مزید تقویت ملتی ہے کہ اس نے جعل سازی کا یہ پیشہ پولیس والوں کے اشتراک اور تعاون سے شروع کیا تھا۔

قادیانیت کی تاریخ ہی جعل سازی پر مبنی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی سے بڑا دنیا میں جعل ساز کون ہوگا، جس نے حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظلی، بروزی اور کسبی نبوت کے نام سے ایک جعلی نبوت کی داغ بیل ڈالی۔ آج اسی کے تتبع میں جعل ساز مرزا قادیانی کی جعلی امت جعل سازی کا پیشہ اپنائے ہوئے ہے۔ جس کا جیتا جاگتا ثبوت کراچی میں قادیانی جعل ساز کی گرفتاری ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس جعل ساز قادیانی کو سخت ترین سزا دی جائے۔

جعل سازی کے ساتھ ساتھ ہم قادیانیوں کے ایک اور دھندے پر بھی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ قادیانی یورپین ممالک میں بہت جاتے ہیں۔ خاص طور پر مغربی جرمنی میں پاکستان سے بھاگ کر جانے والے ہزاروں نوجوان موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ وہاں حکومت پاکستان اور یہاں کی عوام کیطرف سے مبینہ ظلم و ستم کا رونا رو کر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں اور اس بہانے وہاں رہ کر گوریلا تربیت کے علاوہ فحاشی کی تربیت بھی حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ یہاں آتے ہیں تو تخریب کاری کے علاوہ فحاشی کا دھندہ شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو راولپنڈی میں قادیانی رائل فیملی کے ایک قریبی عزیز پیر صلاح الدین کو اپنے ہوٹل میں فحاشی کا کاروبار کرنے پر گرفتار کر کے منہ کالا کیا گیا اور اس میں ملوث دوسرے افراد کو کوڑے لگے۔ اس وقت اسٹیج سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ

"لوگ یورپ علم حاصل کرنے جاتے ہیں لیکن یہ وہ بدکردار شخص ہے جو بدکاری کے اڈے چلانے کے لیے یورپ گیا تھا۔" (جسارت کراچی)

آج سے دو سال پہلے متحدہ عرب امارات میں منشیات کے فروخت کرنے کے جرم میں کچھ قادیانیوں کو سزائیں ہوئیں ان میں ایک قادیانی ربوہ کا تھا۔ بہر حال جو قادیانی باہر جاتے ہیں ان کا مقصد پاکستان کو بدنام کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ حکومت کو بیرون ملک جانے والے قادیانیوں کی کڑی نگرانی کرنا ہوگی۔ نیز وہ ادارے یا ایجنسیاں جو قادیانیوں کو بیرون ملک بھیجنے کا کاروبار کرتے ہیں ان کو بلیک لسٹ کرنا ہوگا۔ ورنہ تو یہ پوری دنیا میں حکومت پاکستان اور یہاں کے عوام کو یونہی بدنام کرتے رہیں گے۔

اولاد سے شفقت و صلہ رحمی

حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین صدقہ بتاتا ہوں، تیری وہ لڑکی (اس کا محل) ہے جو لوٹ کر تیرے ہی پاس آگئی ہو اور اس کے لیے تیرے سوا کوئی کمانے والا نہ ہو (کہ ایسی لڑکی پر جو کچھ بھی خرچ کیا جائے گا وہ بہترین صدقہ ہے۔"

فائدہ: لوٹ کر آنے سے مراد یہ ہے کہ لڑکی کا نکاح کر دیا تھا۔ اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا یا خاوند نے طلاق دیدی یا کوئی اور عارضہ ایسا پیش آگیا جس کی وجہ سے وہ لڑکی پھر باپ کے ذمہ ہو گئی تو اس کی خبر گیری اس پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے، اور اس کا افضل ہونا صاف ظاہر ہے کہ اس میں ایک صدقہ ہے دوسرے مصیبت زدہ کی امداد ہے، تیسرے صلہ رحمی ہے چوتھے اولاد کی خبر گیری ہے پانچویں غمزدہ کی دلداری ہے کہ اولاد کا ابتداء میں والدین کے ذمہ ہونا رنج کے بجائے خوشی کا سبب ہوتا ہے لیکن اس کا اپنا گھر ہو جانے کے بعد اپنا ٹھکانہ بن جانے کے بعد پھر والدین کے ذمہ ہو جانا زیادہ رنج کا سبب ہوا کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرے اس کے لیے تہتر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں جن میں سے ایک میں اس کے تمام امور کی اصلاح اور درستی ہے، اور بہتر درجے اس کے لیے قیامت میں ترقیات کا سبب ہیں۔

اس مضمون کی بہت سی روایات پہلی فصل کی احادیث میں نمبر ۲۶ کے ذیل میں گذر چکیں۔ ام المومنین ام سلمہؓ نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میرے خاوند ابو سلمہؓ کی جو اولاد میرے پاس ہے ان پر خرچ کرنے کا بھی مجھے ثواب ملے گا، وہ تو میری ہی اولاد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان پر خرچ کیا کر، اس کا تجھے ثواب ملے گا (مشکوٰۃ) اور اولاد پر رحمت اور شفقت تو بغیر اس کی احتیاج اور ضرورت کے بھی مستقل مندوب اور مطلوب ہے۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونوں نواسے حضرت حسن حضرت حسین رضی اللہ عنہما میں سے ایک موجود تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیار کیا، اقرع بن حابس قبیلہ تمیم کا سردار بھی وہاں موجود تھا۔ کہنے لگا کہ میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی بھی کسی کو پیار نہیں کیا حضورؐ نے اس کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا اور فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم کیا بھی نہیں جاتا۔ ایک اور حدیث میں ہے، ایک بدو نے عرض کیا کہ تم بچوں کو پیار کرتے ہو، ہم تو نہیں کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کا کیا علاج کروں کہ اللہ جل شانہ نے تیرے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا (ترغیب) اولاد ہونے کے علاوہ اس کا مصیبت زدہ ہونا مستقل اجر کا سبب ہے

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غریب پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی دو چیزیں ہو گئیں۔"

فائدہ: جہاں تک اہل قرابت اور رشتہ داروں کا تعلق ہے ان پر صدقہ عام غرباء پر صدقہ سے مقدم ہے اور افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مختلف روایات میں مختلف عنوانات سے یہ مضمون بھی بہت کثرت سے نقل کیا گیا۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ایک اشرفی تو اللہ کے راستہ میں خرچ کرے، ایک اشرفی تو غلام کے آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک اشرفی تو کسی فقیر کو دے، ایک اشرفی تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے (بشرطیکہ محض اللہ کے واسطے خرچ کیا جائے اور وہ ضرورت مند بھی ہوں جیسا کہ آگے آرہا ہے) اایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت میمونہؓ نے ایک باندی آزاد کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب ہوتا۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاص طور سے صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ مشہور صحابہ اور فقہا میں ہیں، ان کی اہلیہ حضرت زینبؓ نے ان سے کہا کہ آج حضورؐ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، تمہاری مالی حالت کمزور ہے اگر تم جا کر حضورؐ سے یہ دریافت کر لو کہ میں صدقہ کا مال تمہیں دے دوں تو یہ کافی ہے یا نہیں، انہوں نے فرمایا کہ تم خود ہی جا کر دریافت کر لو، (کہ ان کو اپنی ذات کے لیے دریافت کرنے میں غالباً حجاب اور خود غرضی کا خیال ہوا ہوگا۔ حضرت زینبؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، وہاں دروازہ پر دیکھا کہ ایک اور عورت بھی کھڑی ہیں اور وہ بھی یہی مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی وجہ سے دریافت کرنے کی ہمت نہ ہوئی، اتنے میں حضرت بلالؓ آگئے۔ ان دونوں نے ان سے درخواست کی کہ حضورؐ سے عرض کر دیں کہ دو عورتیں کھڑی ہیں اور یہ دریافت کرتی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں پر اور یتیم بچے جو پہلے خاوندوں سے ان کے پاس ہیں ان پر صدقہ کر دیں تو یہ کافی ہے، حضرت بلالؓ نے حضورؐ سے پیام پہنچایا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا، کون عورتیں ہیں، حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ ایک فلاں عورت انصاریہ ہیں اور ایک عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ ہیں، حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں ان کیلئے دگنا ثواب ہے۔ صدقہ کا بھی اور قرابت کا بھی (مشکوٰۃ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے کسی بھائی کی ایک درہم سے مدد کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے دو سو بیس درہم خرچ کرنے سے اور میں اس پر سو درہم خرچ کر دوں یہ زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد کرنے سے (احیاء، اتحاف)

ایک حدیث میں ہے کہ جب آدمی خود ضرورت مند ہو تو وہ مقدم ہے۔ جب اپنے سے زائد ہو تو عیال مقدم ہے ان سے زائد ہو تو دوسرے رشتہ دار مقدم ہیں۔ ان سے زائد ہو تو پھر ادھر ادھر خرچ کرے (کنز) یہ مضمون کنز العمال وغیرہ میں کئی روایات میں ذکر کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوسروں پر موخر کرنا جب ہی ہے جبکہ اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو

باقی صلا پر

تذکرہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم محمد عبدالحق چوہان

صحابہ کرامؓ کی جماعت انسانوں میں میں ایک ایسا گروہ ہے کہ جس نے تحمل احکام شرعیہ اور تبلیغ دین حق میں نفس، مال، عزۃ کے ایثار و قربانی کا نذرانہ خدائے ذوالجبروۃ کی دربار عالیہ میں پیش کرکے رضائے الٰہی کا مژدہ روح افزا حاصل کیا اور اقصائے عالم میں اشاعۃ دین اور قیام حکومۃ الٰہیہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ خداوند قدوس نے اس گروہ عظیم المرتبہ کے جوہر نفس کی تخلیق ہی اس فطری استعداد کے ساتھ کی گئی کہ وہ فیضان نبوۃ کے انوار کو اپنے اندر جذب کرکے امۃ تک اس عبادا مانۃ کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں اس لیے پوری امۃ ان کے بارے احسان سے مرہون منۃ ہے اور ان ہی خصوصی اور امتیازی اوصاف کے باعث خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ گروہ آخر الامم کے اندر تمام افراد انسانی میں سب سے زیادہ افضل ہے۔ صحابہ کرام

صحابہ کرامؓ امۃ کے اندر ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کے نفوس قدسیہ انبیاء علیہم السلام کے نفوس قدسیہ کے قریب ہیں اور یہ جماعت اپنی فطری استعداد کے باعث انبیاء علیہم السلام کے منصب خلافت کی مستحق ہیں۔ (امۃ تک فیضان نبوۃ پہنچانے کے لیے) ان کی مثال اس طرح ہے جیسے آفتاب سے آئینہ روشنی حاصل کرکے (در و دیوار کو منور کرتا ہے) اور آفتاب عالمتاب سے اس طرح منور ہونے کی صلاحیت نہ تو مٹی میں ہے اور نہ ہی لکڑی اور پتھر میں اور یہ جماعت پوری امت کا خلاصہ ہے اور انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح فیض حاصل کیا ہے دوسرے لوگوں کو یہ نعمت حاصل نہیں۔ (ازالۃ الخفاء صـ۱ ج نمبر ۱ فصل دوم)

پھر اس جماعت مقدسہ میں جن نفوس ذکیہ کو سب سے زیادہ فضیلۃ اور اس حزب اللہ کی قیادۃ نصیب ہے پاسبان ختم نبوۃ خلیفۃ الرسولؐ بلا فصل سیدنا و سید الصدیقین ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر الصدیق رضی اللہ عنہا۔ ان کی امامۃ کے منصب رفیعہ پہ فائز ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنی تیم سے تھا اور یہ قبیلہ قریش کے ان قبائل میں سے ایک تھا جن پر مکہ کی اجتماعی زندگی کا مدار تھا اور وہ قبائل یہ ہیں۔ بنو ہاشم، شعبہ سقایہ یعنی حاجیوں کو پانی پلانا ان کے سپرد تھا۔ بنو نوفل ان کے سپرد الرفادہ یعنی حاجیوں کو کھانا کھلانا تھا۔ بنو عبدالدار الحجابہ یعنی کعبۃ اللہ کی مفاتیح ان کے سپرد تھیں۔ بنو اسد الندوہ یعنی دارالندوہ کا اہتمام ان کے حوالہ تھا۔ بنو عدی قومی سفارۃ ان کے سپرد تھی۔ بنو جمح ازلام سے تحصیل تفاؤل و تطیر کا اہتمام ان کے حوالہ تھا۔ بنو سہم بتوں کے چڑھاوے کا اہتمام ان کے سپرد تھا۔ قبیلہ بنو تیم خون بہا اور تاوان کے تمام فیصلہ جات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قبیلہ بنی تیم کے سپرد تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا شمار قریش کے سربرآوردہ سرداروں میں ہوتا تھا۔ آپ کی ولادۃ، ولادۃ نبوی سے دو سال دو مہینے بعد میں ہوئی آٹھویں پشت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب مل جاتا ہے آپ قریش میں بڑے بامروۃ اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے والے تھے۔ ان ہی اوصاف حمیدہ کے باعث اپنی قوم میں پسندیدہ لوگوں میں سے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تاجر اور صاحب اخلاق اور احسان کرنے والے تھے۔ ان کی قوم کے لوگ ان کو کئی وجوہ سے پسند کرتے تھے اور ان کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ ان کے علمی مرتبہ کے باعث، تجارت کی وجہ سے اور ان کے حسن معاشرہ کے لحاظ سے (ابن ہشام صـ۲۵۰ ج نمبر ۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا انساب قریش اور ان کے حالات کے بڑے ہی عالم تھے۔ علم نسب کی مہارت کے باعث مرجع خلائق تھے۔ عرب کا مشہور نساب حضرت جبیر بن مطعم اپنے علم کی ثقاہت حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مشرف تلمیذ کے توسط سے بیان کرتا تھا قریش میں سے جبیر بن مطعم خاندان قریش کا خصوصاً اور پورے عرب کے نسب کا عموماً ماہر تھا۔ اور وہ کہتا تھا کہ میں نے علم الانساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ عرب کے اندر علم الانساب کے بہت ہی بڑے عالم تھے (ابن ہشام صـ۲۲۰ ج جز ۱)

ان ہی اوصاف حمیدہ اور طبعی مناسبت کے باعث صدیق اکبر رضی اللہ عنہ زمانہ قبل از اسلام ہی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب خاص میں شمار ہوتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوۃ پہ فائز ہوئے اور اکلیل ختم نبوۃ سے آپ کو سجایا گیا۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بوجہ کیفیۃ استعداد۔ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ کے بلا تردد و توقف آپ کی نبوۃ پہ ایمان لا کر اس پیغام حق کے مبلغ اعظم بن گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے جس شخص کو بھی اسلام کی دعوۃ دی اس نے اوّلاً اس معاملہ میں تاخیر کی اور تردد کا اظہار کیا۔ مگر ابوبکر بن ابی قحافہؓ کہ اس کو میں نے جس وقت اسلام کی دعوۃ دی اس نے بلا تردد اور بغیر کسی لمحہ دیر کئے اس دعوۃ کو قبول کرلیا (ابن ہشام صـ۲۵۲ ج نمبر ۱)

اور حضرت ابوبکرؓ ہی کی دعوۃ تبلیغ پہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اسحٰق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت الفیاض رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ جب یوماً فیوماً

اشاعت اسلام میں ترقی شروع ہوئی تو اعدا اسلام نے زبردست مسلمانوں پر ظلم و تشدد کا آغاز کیا جن حضرات قریش کے غلاموں نے اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے اپنے ماتحت غلاموں کو ظلم و بربریت کا تختہ مشق بنایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان مظلوم مسلمانوں کو سفاکیت سے رہائی دلانے کے لیے ان کے آقاؤں سے ان کو خرید کر کے آزاد کرنا شروع کر دیا ان آزاد کردہ مسلمانوں میں سے یہ حضرات زیادہ شہرۃ یافتہ ہیں۔ حضرت عامر بن فہیرہ، سیدہ ام عبیس، سیدہ زنیرہ، سیدہ نہدیہ۔ اور ان کی بیٹی یہ قبیلہ بنی عبدالدار کے ماتحت تھیں۔ قبیلہ بنی عدی کی ایک باندی جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمانہ قبل از اسلام بہت ہی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ اور سیدنا بلال بن رباح، صدیق اکبرؓ کے والد ابو قحافہ عثمان بن عامر نے ایک دن ان کو کہا:

”اے میرے بیٹے میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو کمزور غلاموں کو آزاد کر رہا ہے۔ اگر تجھے یہ کام کرنا ہے تو طاقتور غلاموں کو آزاد کر تا کہ ضرورت کے وقت وہ تیری حفاظت کریں گے اور تیرے سامنے ڈھال بنیں گے“ (ابن ہشام صہ ۳۱۹ ج نمبر ا)

صدیق اکبرؓ نے جواباً فرمایا کہ میں تو یہ کام صرف خدائے ذوالجلال کی رضا جوئی کے لیے کر رہا ہوں۔ مشرکین مکہ کی ایذا رسانی جب حد سے زیادہ بڑھ گئی اور سرزمین مکہ مسلمانوں پر جب تنگ کر دی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت عنایت کی۔ اور مسلمانوں کی ایک جماعت نے حبشہ کی طرف ہجرت کر لی گئی اس ضمن میں سیدنا صدیق اکبرؓ نے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ سے ایک یوم یا دو یوم کی مسافت طے کر لی تو راستہ میں سیدالاحابیش مالک ابن دغنہ رئیس القارہ سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے پوچھا کہ ابوبکر کہاں جا رہا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ قوم کی ایذا رسانی کے باعث مکہ چھوڑ کر جا رہا ہوں تو اس نے کہا۔

”خدا کی قسم تو قبیلہ کی زینت ہے۔ قومی امور میں تعاون کرنے والا تو لوگوں سے احسان کرتا ہے غریب اور نادار لوگوں کو مال و دولت دیتا ہے۔ واپس چلو۔ تم میری امان ہو۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس کے ساتھ واپس لوٹ آئے“ (ابن ہشام)

ابن دغنہ نے مکہ کے اندر اس کا اعلان کر دیا کہ ابوبکر میری امان میں ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شخص تعرض نہ کرے سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے گھر سے باہر ایک مسجد بنالی وہاں آپ نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ خدائے قدوس کی عبادت کرتے تھے اور رقت آمیز لہجہ میں سوز و گداز کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے آپ کی تلاوت کے مقناطیسی اثرات سے قریش کی عورتیں اور بچے وہاں جمع ہو جاتے تھے۔ کفار مکہ کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ اس تاثیر کے باعث ابوبکر کی تلاوت سننے والے لوگ مسلمان ہو جائیں انہوں نے ابن دغنہ کے پاس شکایت کی کہ۔

”ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ابوبکر ہمارے بچوں عورتوں اور کمزور لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر دے گا۔ یہ مسلمان ہو جائیں گے لہٰذا تم اس کے پاس آؤ اور اس کو کہو کہ وہ یہ کام اپنے گھر کے اندر کرے“ (ابن ہشام)

ابن دغنہ نے آ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو روکا اور کہا کہ میں نے تجھے اس لیے امان نہیں دی تھی تاکہ تو اپنی قوم کو تکلیف پہنچائے۔ آپ نے ابن دغنہ سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تیری امان تجھے واپس کر دیتا ہوں اس نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوں۔ تیری امان تجھے مبارک جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر معراج سے واپس تشریف لائے اور لوگوں کو اس واقعہ کی اطلاع کی تو کفار نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ تمہارا ساتھی اور دوست عقل سے بعید اس طرح کہہ رہا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر انہوں نے اس طرح فرمایا ہے تو بالکل سچ کہا ہے اس بات سے تمہیں کیا تعجب ہے، خدا کی قسم جب وہ یہ خبر دیتے ہیں کہ رات اور دن کے کسی حصہ میں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے تو میں اس بات میں ان کی تصدیق کرتا ہوں تو یہ بات کہ جس سے تم تعجب کر رہے ہو کیا اس سے بھی بعید ہے۔ اس تصدیق بالغیب پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کو الصدیق، کا لقب عطا ہوا جس واقعہ معراج ہی کی تصدیق پر آپ کو اس معزز لقب سے نوازا گیا تھا۔ اسی رات آسمانوں پر ان کی خلافت کا فیصلہ ہوا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھے آسمانوں پر اٹھایا گیا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ میرے بعد علی ابن ابی طالب کو خلیفہ بنائے۔ فرشتوں نے مجھے کہا کہ اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ان کی مرضی ہوتی ہے تیرے بعد خلیفہ ابوبکر ہے۔

جب انصار مدینہ اسلامی برادری میں داخل ہو گئے تو مکی مسلمانوں نے بھی اذن الٰہی سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت میں جلدی نہ کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہجرت کا کوئی ساتھی بنا دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ ان کو ہجرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو گی

● حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کیلیے تو حضرت ہارون مگر اتنا فرق ہے کہ ہارون نبی ہیں اور تم نہیں کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

انہوں نے اسی امید پر دو اونٹنیاں خرید لیں۔ سیدہ صدیقہ سلام اللہ علیہا و رضوانہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یا شام کو ہمارے گھر تشریف لاتے تھے۔ ایک دن خلاف معمول آپ دوپہر کو تشریف لائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو بٹھلایا اس وقت گھر کے اندر میں اور میری بہن اسماء بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تخلیہ میں گفتگو کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو میرے والد نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر کے اندر کوئی بھی غیر شخص موجود نہیں صرف یہ میری دو لڑکیاں ہیں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں فرمائیے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی رفاقت کے شرف سے نوازا جائے۔ آپ نے فرمایا تو بھی ساتھ ہوگا اس بشارت سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا پر سرور و انبساط کی جو کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے متعلق سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ خدا کی قسم اس دن سے پہلے مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ فرط مسرت سے بھی کوئی شخص رو دیتا ہے۔ حتیٰ کہ میں نے اس دن پہلی بار ابوبکر کو فرط مسرت سے روتا ہوا دیکھا۔ (ابن ہشام صفحہ ۴۸۵ ج ۱)

اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کی تیاری میں مشغول ہو گئے اور اس کا انتظام کچھ اس طرح کیا کہ اپنے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر کے ذمہ لگایا کہ وہ ان کے جانے کے بعد اہل مکہ کے حالات سے ان کو مطلع کرتا رہے۔ اور عامر بن فہیرہ کے ذمہ لگایا کہ وہ شام کو غار ثور کے منہ پر بکریاں کو لے آئے تاکہ ان سے دودھ حاصل کیا جائے اور آنے جانے والوں کے نشانات بھی مٹ جائیں۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ذمہ طعام کا انتظام تھا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب ہجرت کے لیے گھر سے روانہ ہوئے تو اس وقت ان کے گھر میں چھ ہزار درہم کا سرمایہ جمع تھا۔ وہ پورا سرمایہ اپنے ساتھ لے گئے حضرت اسماء

مغلطات مرزا

مرزا قادیانی کا گالی نامہ

حضرت مولانا نور محمد صاحبؒ مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ۱۹۳۵ء میں مرزا قادیانی کی تمام کتب سے حوالہ جات اکٹھے کئے اس کی شرافت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا تھا اس کتاب کو پڑھنے والا یہ جاننے پر مجبور ہو جاتا ہے مرزا قادیانی میں شرافت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ عرصہ ہوا اسے مرکز نے شائع کیا تھا اب دوبارہ ٹنڈو آدم سندھ کی جماعت نے اسے شائع کیا ہے جس کا ہر عالم دین کے پاس ہونا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے

فی کتاب پانچ روپے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی جامع مسجد ٹنڈو آدم سندھ

قادیانی مردہ

مرزائی شرعاً مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتے۔ اگر دفن ہو جائے تو نکالنا ضروری ہے فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی کی رو سے اس مسئلہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم فقیہہ اُمت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے قلم اُٹھا کر اُمت پر احسان کیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان سے دوؔ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

(ادارہ)

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

عربی سے اردو

ترجمہ: محمد امین

قبائلی زندگی کی طرف واپسی

تحریر: مولانا محمد واضح رشید ندوی

وطنیت اور قومیت کو اٹھارہویں انیسویں صدی میں شہنشاہیت اور غیر ملکی اقتدار سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے فروغ حاصل ہوا پہلے نظریہ کا علمبردار فرانس تھا اور دوسرے کا جرمنی فرانس نے شہنشاہیت اور خاندانی اقتدار کے مقابلہ میں وطن کا تصور قبول کیا تھا اور جرمنی نے قوم کے تفوق و برتری کے تصور کو وہاں کے مخصوص حالات کی بنیاد پر قبول کیا تھا ان دونوں نظریات نے عالم اسلام کو متاثر کیا، اس لئے کہ اس کے اکثر حصے ترکوں کے اقتدار میں تھے اور دونوں تصور اس اقتدار سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس کے حالات کے مطابق تھے مغربی سامراج کو ان نظریات کی ترویج سے اس لئے دلچسپی تھی کہ اس سے عالم اسلام کا اتحاد جو مذہبی بنیاد پر قائم تھا ختم کیا جاسکتا تھا، اس لئے مصر میں مصریت کا اور شام میں شامیوں کا نعرہ لگایا گیا تھا اور عرب قومیت کو ترک قومیت کی علاحدگی کی تحریک چلائی گئی یورپ جس طرح چھوٹی چھوٹی قومیتوں اور ملکوں میں بٹ گیا تھا اسی طرح عالم اسلام کو بانٹنے کے لئے یہ تصورات بہت کارگر ثابت ہوئے. ان دونوں نظریوں کو زندگی کے مختلف مسائل کا حل تصور کیا گیا یورپ خود ان تجربوں سے گذر چکا تھا اور اس کے نتیجہ میں طویل ترین جنگوں اور خونریزیوں سے دوچار ہوا تھا آخر میں اس نے بقائے باہم اور عدم مداخلت کا حل تلاش کیا لیکن تصور تھوڑی ہی مدت میں دونوں طرف خود تقسیم اور اختلاف کا اہم عنصر بن گئے اور وطنیت و قومیت کی بنیاد پر جو ملک وجود میں آئے وہ مزید تقسیم کے خطرہ میں پڑ گئے، تعلیم کی وسعت اور حقوق سے واقفیت انفرادی مفاد کے غلبہ کی وجہ سے مختلف اکائیوں میں علاحدگی پسندی کا احساس بڑھ گیا، ہر گروہ اور جماعت اپنی قوم و سوسائٹی، اپنے حقوق اور تشخص اور دوسری جماعتوں و گروہوں کے ساتھ تعلق کے بارے میں غور و فکر کرنے لگی، اپنے سے زیادہ امتیازات پر فائز گروہ کے ساتھ مل کر زندگی گذارنے یا دوسروں کے لئے قوت و توانائی کا ذریعہ بننے سے ہر گروہ احتراز کرنے لگا، اس طرح قومیت و وطنیت جماعت بندی اور فرقہ پرستی کا عنصر بن کر رہ گئی اور ہر ملک کے امن و سلامتی کے لئے چیلنج ثابت ہوئی اس لئے کہ دنیا کے ہر ملک میں مختلف تہذیبوں و ثقافتوں، مفادات و رجحانات کے لوگ پائے جاتے ہیں

ان میں مختلف سطح کے لوگ بستے ہیں موجودہ دور میں ان میں سے ہر ایک اکائی اپنے امتیازات اپنی اور اپنے علاقہ کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے، اور کسی بھی قوم پر جب مادیت کی گرفت سخت ہو جاتی ہے تو وہ کسی عظیم ترین مفاد کے خاطر بھی اپنے حقوق سے دستبردار ہونا گوارہ نہیں کر سکتی.

قومیت و وطنیت کا یہی تصور عربوں اور ترکوں کے مابین نیز بلاد عربیہ کا ایک دوسرے سے علاحدگی کا سبب بنا کسی ملک نے اپنے آپ کو نبطی یا آشوری ہونے کا دعویٰ کیا، ایسے ہی ہر ایک نے اپنے ماضی کی تاریخ اور قومی خصوصیات اور صلاحیتوں پر فخر کرنا شروع کر دیا اور دوسروں کو کمتر تصور کرنے لگا، نتیجہ یہ ہوا کہ مصری اپنے ملک میں شامی کو اور شامی اپنے ملک میں مصری کو دوسرے درجہ کا شہری تصور کرنے لگا، یہ امتیاز اور تفریق اتنی بڑھتی گئی کہ مشرق و مغرب کے باشندوں، مشرقی و مغربی تنظیموں کے مابین فاصلے قائم ہو گئے اور بعض ملک اسی بنیاد پر تقسیم ہو گئے اور بعض تقسیم کے خطرہ میں ہیں، مشرقی و مغربی شمال و جنوب الگ الگ ملک بن گئے، پہاڑی علاقوں نے علاحدگی کی مانگ کی صحرا کے باشندوں نے غیر صحرائی علاقہ سے علاحدگی اختیار کی.

دین کو جنگ و جدال جماعت بندی و فرقہ پرستی کا سبب قرار دیا جاتا تھا لیکن اس وقت ادیان و مذاہب کی تعداد اور قومیت و وطنیت کی نسبت بہت کم ہے اور دین و عقیدہ کی نسبت خونریزی و سفاکی میں وہ تہذیبیں جو برسوں کی طرح باہم دست و گریباں ہیں بہت بڑا رول ادا کر رہی ہیں، اس لئے کہ آجکل وطن پرستی و نسل پرستی کا رجحان عقائد و افکار سے زیادہ مستحکم و طاقتور ہو گیا ہے.

آج بھی قومیت اپنے موجدوں کے لئے خود چیلنج ثابت ہو رہی ہے خود برطانیہ میں جو بہت چھوٹا جزیرہ ہے متعدد قومیں آپس میں دست بگریباں ہیں اور برطانیہ کی تقسیم کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے اس وقت وہ کوہ آتش فشاں کے دہانے پر زندگی گذار رہا ہے جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے. برطانیہ درحقیقت متعدد قومیتوں کا مجموعہ تھا لیکن سامراجی رجحان اور مشترکہ مفاد نے اس کی شیرازہ بندی کر کے ایک دھاگے میں پرو دیا تھا اور ذاتی و شخصی رجحانات و امتیازات مغلوب ہو گئے تھے لیکن جب سامراجیت کا سایہ سمٹ گیا اور برطانیہ اپنے دائرہ میں واپس آگیا، تو قومیتوں نے سر اٹھانا شروع کیا اور اپنے تشخص و امتیاز کے بقاء پر اصرار کرنے لگیں برطانیہ نے جو نسخہ دوسروں پر آزمایا تھا اب خود اس نسخہ کے استعمال کرنے پر مجبور نظر آتا ہے اور وہ ملک جس نے دنیا پر حکمرانی کی اور لوگوں کی عقلوں پر بالادستی حاصل کی اور بڑے ملکوں کو مختلف ملکوں میں بانٹ دیا ان میں آپس میں کشمکش پیدا کی اب خود کشمکش میں مبتلا ہے،

اس قومی اور علاقائی تقسیم نے مختلف ملکوں میں عدم توازن پیدا کیا اور یہی عدم توازن مختلف ملکوں کے مابین معرکہ آرائیوں کا سبب اور بہت سے مشکلات و مسائل کا سرچشمہ ہے، مثلاً نہروں اور دریاؤں کے پانی کا مسئلہ، قدرتی وسائل کی تقسیم کا مسئلہ، آبی شاہراہوں اور فضائی حدود کا مسئلہ، مچھلیوں کے شکار و رسل و رسائل کا مسئلہ آئے دن پیچیدگی کی طرف ترقی جاری ہے چنانچہ ایران و عراق کے مابین شط العرب، و خلیجی مفاد کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے. سات سالوں سے یہ خونریز جنگ جاری ہے، جسمیں لاکھوں لوگ قتل و زخمی ہوئے اور دونوں ملکوں کی اربوں کی جائیداد اسلحہ کی خریداری اور جنگی بربادیوں کی نذر ہو گئی درحقیقت اسی جنگ میں نسلی و علاقائی اغراض کارفرما ہیں اس کا دین و عقیدہ سے ذرہ برابر تعلق نہیں ہے، دین کی جب بالادستی تھی تو فارس، عرب و ترک ایک ملک تھے، قومیت کی بالادستی میں علاقہ پچاس سے اوپر ملکوں میں منقسم ہو گئے اور اس کی طاقت پاش پاش ہو گئی، اسی طرح اہل لبنان علاقائی و گروہی عناصر کے غلبہ کی وجہ سے

پریشان حال ہیں۔ شام کی عظیم سلطنت کا ایک ٹکڑا کئی ٹکڑوں میں بٹا ہوا ہے وہاں پیش آنے والے خونریز حادثات بجا دینیاں سے کوئی تعلق نہیں، ان کا تعلق نسل علاقہ اور ریاست سے ہے اس ملک میں صدیوں سے تینوں مذاہب یہودیت نصرانیت، اسلام کے متبعین امن و سلامتی سے زندگی گذار رہے تھے لیکن مغربی سامراج نے اور مغربی نظریات نے اس چھوٹے سے ملک کو کوہ آتش فشاں بنا دیا۔

آج کل ایشیا کے مختلف ممالک میں جو حوادث رونما ہو رہے ہیں ان سے اسی نظریہ کی ہولناکی آشکارا ہو جاتی ہے مثال کے طور پر سری لنکا کو لیجئے جہاں تامل اور سنہالیوں کے مابین معرکہ آرائی ہو رہی ہے، سنہالیوں کا کہنا ہے کہ ہم ملک کے اصل باشندے ہیں لہٰذا ہمیں لازمی طور پر تملوں سے اچھے تر اور برتر حقوق ملنے چاہئے۔

سری لنکا کا مسئلہ دنیا کی بڑی حکومتوں کے لئے اہم ترین اور دنیا کی بڑی طاقتوں کے مابین موضع تصادم تو بنا ہی تھا کہ بھی نے ایک نئی نسلی جنگ کی صورت اختیار کرلی اور یہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ چھوٹی سی حکومت خونی جھڑپوں کی وجہ سے میدان جنگ میں نہ بدل جائے

پنجاب کا مسئلہ بھی اسی قسم کا ہے اور اس سے قبل بنگلہ دیش کا مسئلہ پاکستان میں مہاجرین و پٹھان اور ہندوستان میں آسام کوہستانی، گورکھا لینڈ اور ناگالینڈ کے مسائل بھی اسی قسم کے ہیں یہ سب اسی قومیت و وطنیت کا ثمرہ ہے جو بڑی بڑی قوموں اور بڑے بڑے ملکوں کا شیرازہ منتشر کرتی ہے۔ اگر یہ نظریہ آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ انسانی آبادی کو جنگجو قبائل میں تبدیل کردے گا اور موجودہ تہذیب قبائلی عہد کی تہذیب ہو جائے گی۔ اسلام نے اس انسانی رجحان کو بھانپ لیا تھا کہ اگر اس کو بلا کسی گرفت و اخلاقی بندش اور اصلی جذبہ ایثار چھوڑ دیا گیا تو انسانیت کا شیرازہ منتشر کرکے رکھ دے گا۔

چنانچہ صاف کہہ دیا۔

وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (قرآن) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین عرب و عجم کے مابین اخوت و بھائی چارگی کے ذریعہ اس بیکاری عرب نکالی اور اسلامی جھنڈے کے نیچے مختلف نسلوں اور قومیتوں والی امت کی تشکیل کی۔ (بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

ماں کی بددعا

گل حسن گوجر — ڈیرہ مراد جمالی

یہ واقع مولانا قاری امیر الدین انور گھوٹکی والے نے مولانا عبدالشکور دین پوری کے حوالے سے فرمایا کہ میں ایک دفعہ گوجرانوالہ کے بازار سے تیز تیز گزر رہا تھا تو اچانک فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے بھکاری پر نظر پڑ گئی مجھے دیکھتے ہی زور سے پکارنے لگا میں بھی جلدی میں تھا میں نے سنی ان سنی کر دی۔ لیکن اس نے چلا کر کہا کہ مولانا خدا کے واسطے میری بات تو سنتے جائیں بھیک نہیں مانگتا میرے لئے صرف دعا کیجئے میں پھر اس کے قریب گیا تو فقیر یوں گویا ہوا کہ میں اپنے وقت کا بہت بڑا مالدار تھا اللہ کا دیا سب کچھ تھا کاروبار تھا، بنگلہ غرض عیش کرنے کی ہر چیز تھی شراب کباب کا بھی عادی تھا نشے سے دماغ خراب رہتا تھا۔ غلط سوسائٹی میں بری طرح پھنس چکا تھا اکثر گھر میں دیر سے جاتا باقی گھر والے تو سوئے ہوتے صرف ایک والدہ بیچاری بیٹھی انتظار کر رہی ہوتی مجھے دیکھ کر روزانہ کہتی کہ بیٹا دیر سے آتے ہو تیرا انتظار مجھے بے آرام کرتا ہے یہ میرا روز کا معمول تھا ایک روز میں نے رات کو دوستوں کے ساتھ بہت زیادہ شراب پی اور بری حالت سے لڑکھڑاتا گھر پہنچا کافی دیر ہو گئی تھی پھر والدہ کو نیند نہ آئی اور انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی مجھے دیکھتے ہی غصے میں آ گئی اور اس نے مجھے تھپڑ مارا میں بھی نشے کی حالت میں تھا میں نے بھی ماں کے سر پر جوتی ماری۔ ماں کی زبان سے نکلا جا تجھے کیڑے پڑیں پھر میری اماں تھوڑا عرصہ زندہ رہی اور فوت ہو گئی اس کے بعد میرے پاؤں میں پھوڑا نکلا اور کیڑے پڑ گئے۔ سارے پاکستان کے ڈاکٹر حکیم چھان مارے۔ علاج نہ ہو سکا جو مال و دولت تھی وہ بیچ کر لندن علاج کے لئے گیا انہوں نے کافی عرصہ علاج کیا آخر کار کہہ دیا کہ تیرا مرض لاعلاج ہے پھر پاکستان آ گیا اب نہ گھر رہا نہ دولت بھیک مانگ کر پیٹ بھرتا ہوں اور زخم کے کیڑے زیادہ ہو رہے ہیں میرے لئے دعا کیں یہ تھی ماں کی بددعا۔

بقیہ: ـــــــ اولاد کے ساتھ سلوک

احتیاج زیادہ ہو اور اگر اپنے سے زیادہ محتاج دوسرے ہوں یا خود باوجود احتیاج کے صبر پر قادر ہے اور اللہ پر اعتماد کامل ہے تو دوسروں کو مقدم کر دینا کمال کا درجہ ہے۔ پہلی فصل کی آیات میں نمبر ۲۸ پر ویؤثرون علی انفسھم کے ذیل میں یہ مضمون مفصل گذر چکا ہے۔

حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی کا (حضرت فاطمہؓ کا جو حضورؐ کی سب سے زیادہ لاڈلی اولاد تھیں) قصہ سناؤں۔ وہ میرے گھر رہتی تھیں، خود چکی پیستیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے، خود پانی بھر کر لاتیں، جس کی وجہ سے مشکیزہ کی رگڑ سے بدن پر رسی کے نشان پڑ گئے خود گھر میں جھاڑو وغیرہ دیتیں جس سے کپڑے میلے رہتے۔ خود کھانا پکاتیں، جس سے دھوئیں کے اثر سے کپڑے کالے رہتے غرض ہر قسم کی مشقتیں اٹھاتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضورؐ کے پاس کچھ باندی وغیرہ آ گئے تو میں نے کہا کہ تم بھی جا کر ایک خادم مانگ لو کہ اس مشقت سے کچھ امن ملے، وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ وہاں کچھ مجمع تھا، شرم کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکیں، واپس چلی آئیں، ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سے عرض کرکے چلی آئیں، دوسرے دن حضورؐ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمہؓ تم کل کیا کہنے گئی تھیں، وہ تو شرم کی وجہ سے چپ ہو گئیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی ساری حالت پانی وغیرہ بھرنے کی بیان کرکے عرض کیا کہ میں نے ان کو بھیجا تھا کہ ایک خادم آپ سے مانگ لیں، حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاؤں، جب سونے لیٹا کرو تو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھا کرو، یہ خادم سے بڑھ کر ہے (ابوداؤد) ایک اور حدیث میں اسی قصہ میں حضورؐ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا کہ میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہیں دے سکتا کہ اہل صفہ کے پیٹ بھوک کی وجہ سے لپٹ رہے ہیں، میں ان غلاموں کو بیچ کر ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا۔ (فتح الباری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

ایک نامور صحابی اور سپہ سالار

جو جماعتِ صحابہؓ میں محبوبِ رسول اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے

مشتاق الرحمٰن عثمانی ــــ عارف والا

اگرچہ مسلمان تبوک اور موتہ کے بڑے بڑے معرکوں میں فتح کے پرچم لہرا چکے تھے، لیکن اگر انہیں معرکوں پر قناعت کر کے اسلامی فتوحات کے سلسلہ کو مزید آگے نہ بڑھایا جاتا تو حضرت اسلام کی اشاعت رک جاتی بلکہ مفتوحہ علاقوں میں بھی اسلام کا مستقبل خطرے میں پڑ جاتا، ان تمام حالات کو سمجھتے ہوئے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں حدودِ شام کی طرف بھیجنے کے لئے ایک لشکر تیار فرمایا، جو تقریباً سات سو مجاہدین پر مشتمل تھا، جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عبیدہؓ بن جراح اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے عظیم جرنیل، سپہ سالار اور عظیم المرتبت صحابہ کرام شامل تھے، اور سب کے سب جذبۂ شہادت سے سرشار تھے، لیکن جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اٹھارہ سالہ نوجوان کو لشکر کی قیادت کے لئے منتخب فرمایا تو چند لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا، اور کہا کہ ایک نوعمر لڑکے کو مہاجرین اولین پر سپہ سالاری کا استحقاق کیسے ہو گیا، یہ خبر حضور علیہ السلام تک پہنچی تو آپ اپنی زندگی کے آخری بخار میں مبتلا تھے نقاہت کی وجہ سے آپ میں بولنے کی بھی سکت نہ تھی لیکن آپ اس قدر علالتِ طبع کے باوجود کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے اور مسجدِ نبوی میں منبر پر جلوہ نما ہوئے اور صحابہ کرام کے اجتماع سے پرجلال خطاب کیا، جس میں فرمایا

"لوگو! تم نے اس لشکر کے قائد کے بارے میں جو کچھ کہا ہے مجھ کو اس کی اطلاع مل گئی ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں، اس سے پہلے تم اس کے باپ کے بارے میں بھی ایسی باتیں کر چکے ہو، واللہ وہ بھی سپہ سالاری کا مستحق تھا اور اس کا بیٹا بھی سپہ سالاری کا مستحق ہے وہ مجھ کو بہت محبوب تھا اور یہ بھی ہر نیک گمان کے قابل ہے اس لئے تم لوگ اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آیا کرو کہ وہ تمہارے بہترین آدمیوں میں سے ہے۔"

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کا سننا تھا کہ تمام صحابہ کرام کی زبانیں بے اختیار پکار اٹھیں۔

"یا رسول اللہ ہم آپ کے اس فیصلہ پر راضی ہیں اور اس نوجوان کی قیادت سب کو دل و جان سے منظور ہے۔"

یہ خوش نصیب انسان جن کے متعلق صحابہ کرام کے بھرے مجمعے میں نطقِ نبوت نے اعلان فرمایا کہ وہ سپہ سالاری کا مستحق اور ہر نیک گمانی کے لائق ایک بہترین مسلمان ہے، یہ حضرت اسامہ بن زیدؓ تھے حضرت اسامہ بعثت کے ساتویں سال مکہ میں پیدا ہوئے اس نومولود بچے کے متعلق کون جانتا تھا کہ کل اس کو پیکرِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبنیٰ ہونے کا شرف حاصل ہوگا، حضرت اسامہؓ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے تھے اور شمعِ رسالت کے ان پروانوں میں سے ایک تھے جو سب سے پہلے دولتِ ایمان سے بہرہ ور ہوئے اس کے علاوہ حضرت اسامہؓ کی امتیازی خصوصیات میں ابن زید ہونا بھی ہے کیونکہ حضرت زیدؓ حضور علیہ السلام کے واحد صحابی ہیں جن کا تذکرہ رب ذوالجلال نے تا ابد باقی رہنے والی کتاب مبین میں فرمایا، یہ ایک ایسا طرۂ امتیاز ہے جس نے حضرت اسامہؓ کی عظمت و سربلندی کو چار چاند لگا دیئے ہیں ۸ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فاتحانہ لشکر کے ساتھ مکہ پہنچے تو حضرت اسامہ ہی وہ نوجوان تھے جنہیں سراپائے رحمت کا ردیف بننے کا شرفِ عظیم حاصل ہوا، بخاری شریف میں ہے کہ جب آپ فتح مکہ کے بعد بیت اللہ میں داخل ہوئے تو حضرت اسامہؓ آپ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت اسامہؓ جماعتِ صحابہ میں حبِ رسول (رسول اللہ کے محبوب) کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے نورانی مجمع میں خطاب کرنے کے بعد آپ نے دستِ مبارک سے علم حضرت اسامہؓ کو عطا فرمایا، اور روانگی کا حکم دیا، لشکر روانہ ہوا اور مدینے سے کچھ فاصلے پر بمقام جرف پڑاؤ کیا اسی دوران اطلاع ملی کہ آپ کی علالت شدت اختیار کر چکی ہے حضرت اسامہؓ بڑی بے تابی سے کاشانۂ نبوی پر حاضر ہوئے اور جبینِ اقدس کو بوسہ دیا، آپ پر نقاہت طاری تھی اتنی کہ بول بھی نہ سکتے تھے اسی حالت میں آپ نے اپنے سراپائے رحمت ہاتھ دو تین مرتبہ آسمان کی طرف اٹھائے اور پھر حضرت اسامہؓ پر رکھ دیئے انہیں قدرے اطمینان ہو گیا اور وہ واپس جرف چلے گئے

دوسرے دن پھر بارگاہِ نبوی پر حاضر ہوئے اب آپ کو پہلے کی نسبت افاقہ تھا، آپ نے دوبارہ جیشِ اسامہ کو کوچ کرنے کا حکم دیا حضرت اسامہؓ مقام جرف پہنچے اور روانگی کی تیاری کرنے لگے، لشکر ابھی جرف ہی میں تھا کہ حضور علیہ السلام کی حالت زیادہ خراب ہو گئی آخر وہ لمحہ بھی آ گیا کہ آفتابِ نبوت کے غروب ہونے سے مدینہ پر تاریکی چھا گئی، مدینہ کی رونقیں اجڑ گئیں خوشیاں غموں میں بہار خزاں میں اور روشنی تاریکی میں بدل گئی مسلمانوں پر جیسے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں، حضرت فاطمہؓ بے ساختہ پکار اٹھیں، ـ

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا۔

محسنِ انسانیت کی مفارقت کا جانکاہ غم شمعِ رسالت کے پروانوں پر برق بن کر گرا اور بقول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پروانۂ نبوت کی حالت اس وقت بکریوں کے اس ریوڑ کی مانند تھی جو موسم سرما میں بحالتِ بارش بغیر کسی راعی اور محافظ کے رہ گیا ہو،

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سریر آرائے خلافت ہوئے، اگلے دن ہی خلیفۃ الرسولؐ کی جانب سے مدینہ کی گلیوں میں منادی اعلان کر رہا تھا۔

"اسامہؓ کا لشکر تیار ہو جائے اور جو لوگ اس مہم میں نامزد ہو چکے ہیں ان میں سے ایک آدمی بھی مدینہ نہ رہے اور سب کے سب مقام جرف میں جمع ہو جائیں امیر المومنینؓ کے اس اعلان نے صحابہ کرام کو جھنجھوڑ دیا، ہر طرف اس اعلان پر

سرگوشیاں اور چہ میگوئیاں ہونے لگیں ایک بات تھی جو زبان زد خاص و عام بنی ہوئی تھی کہ جیش اسامہ کو اس وقت مدینہ میں روک لیا جائے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد نے خلیفہ کے اس اعلان سے اختلاف رائے کیا اور چیدہ چیدہ صحابہ کرام بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئے اور اس مہم کو آئندہ کسی مناسب وقت پر ملتوی کرنے کے لئے مذاکرات کئے مسلمانوں کے دلوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کے زخم ابھی تازہ ہی تھے کہ مختلف علاقوں سے ارتداد اور بغاوت کی اطلاعیں ملنے لگیں منکرین زکوٰۃ الگ محاذ قائم کئے ہوئے تھے جو مفتوحہ علاقے الگ خطرہ بنے ہوئے تھے ان سب سے بڑھ کر خطرناک فتنہ جھوٹے مدعیان نبوت کا تھا مسیلمہ کذاب نے حضور علیہ السلام کے زمانہ ہی میں دعویٰ نبوت کر دیا تھا اور رنگ برنگے شعبدہ بازیوں اور چرب زبانی سے اپنے پیروکاروں کا ایک جھمگٹا بنا لیا تھا اور دن بدن اس فتنہ کی جڑیں مضبوط ہو رہی تھیں جو اسلام کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ ان حالات میں سب صحابہ کرام حیران و پریشان تھے اور تمام کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا کہ جیش اسامہؓ کو رک جانا چاہئے۔ اس وقت ایک ہی شخص تھا جس کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لرزش نہ آئی اور وہ ان تمام حالات کو یکسر نظر انداز کر کے شاہ مدینہ کے آخری حکم کو جلد از جلد پورا کرنے کے لئے بے چین تھا، یہ تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ یقین اور استقامت کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے وہ کبھی یہ گوارہ نہیں کر سکتے تھے کہ جس لشکر کو خود سرکار مدینہ روانہ ہونے کا حکم دے چکے ہوں اُسے ایک لمحے کے لئے بھی روک لیں، اس موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پرجلال لہجے میں فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے یہ گمان بھی ہو کہ جنگل کے درندے مجھ کو اٹھا لے جائیں گے تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں لشکر اسامہؓ کو ضرور بھیجوں گا۔ اگر بستیوں میں میرے سوا ایک شخص بھی باقی نہ رہے تو بھی میں اُسامہؓ کے لشکر کو ضرور روانہ کروں گا۔"

باقی ص ۲۰ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

مسلم میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قوم ثقیف میں ایک بڑا خونخوار ظالم شخص ہوگا، اور ایک بڑا جھوٹا ہوگا۔"

آپ کی یہ پیش گوئی بھی سچی ثابت ہوئی ہے، قوم ثقیف میں ایک بڑا خون ریز حجاج ابن یوسف پیدا ہوا، اس کی خونخواری بے مثال ہے۔ بعض کتابوں میں اس کے ظلم کی داستاں لکھی ہے کہ حجاج کو جتنا مزہ خون ناحق کرنے میں آتا تھا اتنا کسی اور چیز میں نہیں آتا تھا، چنانچہ ترمذی میں ہشام بن حسان سے روایت ہے کہ حجاج نے ایک لاکھ بیس ہزار انسانوں کا ناحق خون کیا۔

قوم ثقیف کا دوسرا شخص جسے جھوٹا فرمایا گیا ہے وہ مختار ثقفی ہے، یہ بڑا جھوٹا اور فریبی تھا، اس نے امام محمد بن حنفیہ کی نیابت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور امام حسینؓ کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لینے کا ڈھونگ رچا کر ریاست اور شہرت حاصل کی اور آخر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ بھی کر بیٹھا۔

مشکوٰۃ شریف کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا مصداق حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ نے حجاج کو خود حجاج کے منہ پر کہا۔

حاکمؒ، بیہقیؒ اور ابو نعیمؒ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت ابن قیسؓ ابن شماسؓ سے فرمایا کہ:

تَعِيْشُ حَمِيْدًا وَتُقْتَلُ شَهِيْدًا (یعنی اے ثابت تم زندہ رہوگے قابل تعریف زندگانی کے ساتھ اور تم مارے جاؤ گے تو شہید ہو گے) یہ پیش گوئی بالکل سچی ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مسیلمہ کذاب سے یمامہ کے مقام پر جو لڑائی ہوئی تھی اس میں حضرت ثابتؓ شہید ہو کر بلند مرتبہ کو پہنچے۔

ابو داؤد میں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا "مدینہ میں ایک مرتبہ اتنی بڑی خون ریزی ہوگی کہ اس کے کالے پتھروں پر خون جم جائے گا اور خون کی کثرت سے نظر نہیں آئے گا۔"

یہ پیش گوئی بھی سچی ثابت ہوئی، حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد جب مدینہ کے اکثر صحابہ کرامؓ نے یزید کی اطاعت سے اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے منہ موڑ لیا تو یزید نے مسرف بن عقبہ کو سپہ سالار بنا کر مدینہ پر ایک خونخوار لشکر بھیجا، چنانچہ مقام حرّہ پر کہ جہاں کالے پتھر ہیں، سخت جنگ ہوئی، اس میں سینکڑوں صحابہؓ اور ان کی اولاد شہید ہوئی اور حرّہ کے پتھر خون سے ڈھک گئے۔

ابو داؤد میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اے انس! لوگ نئے نئے شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر بصرہ نامی ہوگا، دیکھنا! اگر تم اس شہر میں داخل ہو تو اس کی پتھریلی اور شور زمین سے اور اس کے باغات اور بازار سے اور امیروں کے بازار سے بچ کر کہیں دور جا کر ایک کنارے پر رہنا، کیوں کہ اس شہر کو دھنسا دیا جائے گا۔ اس پر پتھر کی بارش ہوگی، اس میں بھونچال آئے گا اور لوگوں کی صورتیں بدل جائیں گی۔

اس روایت میں دو پیش گوئیاں ہیں ایک یہ کہ نیا شہر آباد ہوگا اور اس کا نام بصرہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ اس شہر میں چار طرح کے عذاب آئیں گے، پہلی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی اور دوسری پیش گوئی انشاء اللہ آئندہ پوری ہوگی۔

پہلی خبر یوں پوری ہوئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فارس سے لڑائی ہوئی تھی۔ شہر بصرہ جہاں آباد ہے وہاں سے فارس والوں کو ہندوستان آنے کی راہ ملتی تھی، حضرت عمرؓ

کہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس راہ سے فارس کے لوگ ہندوستان سے ہمارے مقابلے کے لیے مدد طلب کرلیں، اس لیے وہاں سے مسلمانوں کی آبادی بڑھائی جائے چنانچہ آپؓ کے حکم سے عتبہ بن غزوان نے ۱۴ھ میں شہر بصرہ کی بنیاد ڈالی۔ اس کی پیش گوئی زبان رسالتؐ نے فرمائی تھی۔

طبرانی میں رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حاضرین مجلس سے فرمایا: "تمہارے اس مجمع میں سے ایک آدمی کی ڈاڑھ دوزخ میں احد پہاڑ کی طرح ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں بھی اس مجلس میں تھا، اس مجمع کے تمام لوگ تو مرگئے، ان میں سے کسی کو دوزخیوں کی طرح نہیں پایا، پس اس مجمع میں سے میں زندہ ہوں اور ایک دوسرا شخص، وہ دوسرا شخص مرتد ہوگیا اور جنگ یمامہ میں مارا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی کہ اس مجمع میں سے ایک شخص جہنمی ہوگا، صادق آئی۔

نسیم الریاض میں لکھا ہے کہ اس کا نام رجال بن عنفوہ تھا یمامہ کا رہنے والا تھا، یہ شخص بنو حنیفہ کے وفد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا، اور مسلمان ہوکر قرآن سیکھا تھا، مگر جب یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تو یہ شخص اس پر ایمان لے آیا اور دین اسلام سے پھر گیا اور یمامہ میں جب مسیلمہ کے ساتھیوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوئی تو یہ شخص مسیلمہ کی طرف سے لڑتے لڑتے زید بن خطابؓ کے ہاتھوں قتل ہوکر واصل جہنم ہوا۔

بیہقی کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوذرؓ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کی بیوی ام ذرؓ اس وجہ سے رونے لگیں کہ ابوذرؓ کی وفات مقام ربذہ میں ایسی جگہ پر ہورہی ہے جہاں جنگل کے سوا کوئی آبادی نہیں ہے اور کفن وغیرہ کا بھی کوئی انتظام نہیں تھا، ابوذرؓ نے کہا کہ تم نہ روؤ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مخاطب کرکے ایک بات فرمائی تھی میں بھی اس مجمع میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں ایک آدمی ایسی

باقی صفحہ ۳۰ پر

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

میزان انجمن

کنیز فاطمہ — کراچی

س: اللہ کے فضل سے ہمارے گھرانے میں بڑے چھوٹے سب نماز کے پابند ہیں اور ہمارا گھرانہ مذہبی گھرانہ ہے۔

"میزان انجمن" کراچی میں قائم ہے۔ اس انجمن کے بانی اور اراکین "صدیق دیندار چن بسویشور" کے ماننے والے پیروکار ہیں۔ یہ لوگ لمبی داڑھیاں، سر کے لمبے عورتوں جیسے بال رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد اور موجود مرزا طاہر احمد "مامورمن اللہ" ہیں۔ ان کے ایک آدمی شیخ محمد ہیں شیخ محمد کو مظہر خدا مان کران کو نماز کی طرح سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیخ محمد پر الہام ہوتا ہے۔ جو ہوا ہے اب تک ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان کی تبلیغ کراچی کی گلی گلی میں زور وشور سے جاری ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی جماعت کے اراکین میں ہر ایک کا مقام بلند ہے، ایک صاحب جن کی عمر ۸۰ سال ہے، تندرست ہیں، خود کو "زسیلو اوتار" کہتے ہیں۔ روح مختار محمدی کہتے ہیں۔ ایک بدیع الزماں قریشی ہیں جو نائب صدر ہیں خود کو "خلیفۃ الارض" کہتے ہیں۔ کراچی کے اہلسنت سرمایہ دار چند ایسے ہیں جو ان کی صورت اور حلیہ سے متاثر ہوکر ماہانہ اشاعت اسلام کے نام پر چندہ میں معقول رقم بھی دیتے ہیں، یہ پورا گروہ خود کو مبلغ اسلام کہتا ہے۔

ہمارے چند رشتہ داروں کو ان لوگوں نے اپنا ہم عقیدہ بنالیا ہے۔ ہر جمعہ ہمارے رشتہ دار ماموں ممانی ان کے بچے جو جوان ہماری بہنیں ہیں ہمارے گھر آتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ میزان انجمن کے رکن بن جاؤ، دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔ ہندوؤں کا اوتار چن بسویشور مرگیا اس کی روح صدیق دیندار میں آگئی، صدیق دیندار مرے نہیں بلکہ وہ خدا کی اصل صورت میں ہیں، بلکہ اور روپ میں آئے تھے۔ اب لطیف آباد سندھ میں جدید دنیا کا آدم اور خدا شیخ محمد ہے۔ ان کی مذہبی انجمن میزان ہے۔ ان کے نزدیک شنکر، کرشن، زسیو، ہنومان، کالی دیوی، رام یہ سب پیغمبر تھے اور شنکر کی قوت زبردست تھی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام طاقت شنکر نے دی تھی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ میں شنکر کی روح منتقل ہوگئی۔ ان کے نزدیک سورۂ اخلاص صدیق دیندار چن بسویشور نے خود نازل کی تھی اور پھر وہ تفسیر بھی لکھ کر گئے ہیں۔ ہماری ممانی کہتی ہیں کہ "میزان انجمن" دنیا کے مسلمانوں کا حق کا راستہ بتانے کیلئے وجود میں آئی ہے، پاکستان میں حق کی حمایت "میزان انجمن" ہی ہے اور صدیق دیندار چن بسویشور دنیا کا نظام چلا رہے ہیں ان کے نزدیک ہندو اوتاروں کی یا مسلمانوں پیغمبروں کی ارواح ایک دوسرے میں منتقل ہوتی ہیں۔ "میزان انجمن" والے باجماعت نماز پڑھتے ہیں اور نام مسلمانوں، ہندوؤں کے سے ملے رکھتے ہیں جیسے سید سراج الدین زسیلو اوتار، صدیق دیندار چن بسویشور

ہم ان لوگوں کی تبلیغ سے پریشان ہیں۔ اپنے بیٹوں کے لیے رشتہ بھی مانگتے ہیں۔ کیا ہم اپنی بہنوں کو جو کنواری ہیں صدیق دیندار چن بسویشور کے پیرو ماموں کے بیٹوں کو دے سکتے ہیں آپ شرعی جواب دے کر ہمارے ایمان کو محفوظ رکھنے میں معاون بنیں۔

ج: "میزان انجمن" قادیانیوں کی بگڑی ہوئی جماعت ہے،

یہ لوگ مرزا قادیانی کو "مسیح موعود" مانتے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں مرزا قادیانی کا ایک مرید بابو صدیق تھا۔ اس کو یہ مومن اللہ، نبی، رسول، یوسف موعود، اور ہندوؤں کا جن بسویشور اوتار مانتے ہیں۔ بابو صدیق کے بعد شیخ محمد کو مظہر خدا، اور تمام رسولوں کا اوتار مانتے ہیں۔ اس لئے "دیندار انجمن" اور "میزان انجمن" کے تمام افراد مرزائیوں کے دوسرے فرقوں کی طرح کافر و مرتد ہیں، یہ لوگ قادیانی عقائد کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے تناسخ کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں، اس انجمن کے افراد کو ان کے عقائد جاننے کے باوجود مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ کسی مسلمان لڑکی کا "میزان انجمن" کے کسی مرتد سے نکاح نہیں ہو سکتا، اگر لڑکی ایسے مرتد کے حوالے کر دی گئی تو ساری عمر زنا اور بدکاری کا وبال ہوگا، اس انجمن کو چندہ دینا اور ان سے سماجی و معاشرتی تعلقات قائم رکھنا حرام ہے۔ الغرض یہ مرتدوں کا ایک ٹولہ ہے جو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے حالانکہ ان کے عقائد خالص کفریہ ہیں۔

عائلی ضروری مسائل

سائل : حافظ محمد انور لاہور

س۱ : جوان بیٹا اپنی ماں کی ران پر سر رکھ کر سو سکتا ہے

س۲ : جوان بیٹی اپنے باپ کی خدمت کرتے ہوئے رانیں دبا سکتی ہے؟

س۳ : جوان بیٹا اپنی ماں کی رانیں دبا سکتا ہے۔

ج : ۱ تا ۳ میں اگر فتنہ یا تہمت کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔

س : جوان بہن بھائیوں کے سونے کا شرعی طریقہ کیا ہے کیا الگ الگ کمروں میں سونا ضروری ہے یا صرف بستروں کا الگ الگ ہونا کافی ہے۔ جوان بیٹی کو اپنے باپ کے کمرے میں سونا بہتر ہے یا بھائیوں کے کمرے میں۔

ج : اگر مکان میں گنجائش ہو تو الگ الگ کمروں میں سونا چاہئے۔ تنہا تو باپ کے کمرے میں بھی نہیں سونا چاہئے

س : اولاد والدین کے معاملات میں کہاں تک دخل اندازی کر سکتی ہے۔

ج : اصول اور کلیات کے بجائے جزئیات دریافت کرنا چاہئیں

س : شوہر اپنی بیوی کو جس کمرے میں سونے کے لئے حکم دے، بیوی کو وہاں سونا ضروری ہے یا اپنی مرضی اور من مانی سے جہاں چاہے سو رہے۔

ج : بیوی کو شوہر کے پاس سونا چاہئے، البتہ اگر کوئی شرعی یا طبعی عذر مانع ہو تو جہاں مناسب ہو۔

س : مرد شرعی احکام کے نفاذ میں مثلاً صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے لئے اولاد پر کہاں تک دباؤ ڈالا جا سکتا ہے، اور اس امر میں بیوی شوہر کے اس انفاذ احکام شرع میں کہاں تک مزاحم ہو سکتی ہے

ج : بالغ اولاد کے لئے صرف اخلاقی دباؤ ڈالا جا سکتا ہے ورنہ وہ اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہیں۔ نابالغوں کو مار کر پڑھانے کا حکم ہے۔ بیوی کو ان امور میں مزاحم نہ ہونا چاہئے، کیونکہ اولاد کی اصلاح و تربیت باپ کے ذمہ ہے، لیکن اگر باپ حدود سے تجاوز کرے تو بیوی ٹوک سکتی ہے۔

شوہر کی گمشدگی

سائل : عبدالحق عظیمی کوئٹہ

س : ایک آدمی نے شادی کی اس کے بعد تقریباً ایک ماہ گھر میں گذار کر چلا گیا تھا۔ ۵ سال تک اس کو تلاش کرتے رہے مگر وہ نہ ملا۔ بعد میں اس کو مردہ سمجھ کر لڑکی اور لڑکے کے والدین نے متفق ہو کر عدالت میں رجوع کر کے تنسیخ نکاح کرا لیا۔ اس کے بعد لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی جس سے دو بچے پیدا ہو گئے ہیں۔ اب وہ سابقہ خاوند بھی واپس آگیا ہے جو غائب ہو گیا تھا آپ مہربانی فرما کر قرآن و احادیث کی روشنی میں ہمیں آگاہ فرمائیں کہ آیا اس پہلے خاوند کا نکاح باقی ہے۔ یا اس کا نکاح ختم ہے اور دوسرے کے نکاح میں آچکی ہے۔

ج : پہلا نکاح باقی ہے، پہلا شوہر اگر چاہے تو طلاق دیدے اس کی عدت گذرنے کے بعد دوسرے شوہر سے دوبارہ نکاح کر دیا جائے۔ اور اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو آباد کرے، دوسرے شوہر کے ذمہ اس عورت کا مہر لازم ہے، اور اس کی اولاد بھی صحیح ہے۔

ٹی وی دیکھنا

س : میں ٹی وی نہیں دیکھتا، بہن بھائیوں بیوی وغیرہ کو منع کرتا ہوں لیکن وہ باز نہیں آتے میں کیا کروں!

ج : ٹی وی دیکھنا جائز نہیں، آپ بہت اچھا کرتے ہیں کہ نہیں دیکھتے اپنے بہن بھائیوں اور بیوی کو بھی منع کریں، لیکن حکمت کے ساتھ، لڑائی جھگڑا نہ کریں، اگر آپ کے سمجھانے سے وہ باز نہ آئیں تو وہ جانیں۔ آپ اپنی قبر میں جائیں گے اور وہ اپنی قبر میں۔

س : میرا ایک دوست کہتا ہے کہ اگر بیوی گھر سے ناراض ہو کر چلی جائے اور عرصہ چار سال تک میاں بیوی آپس میں نہ ملیں تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

ج : اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا، اس کو منا لانا چاہئے۔

س : میرے پھوپھی زاد بھائی نے ایک شادی یہاں سے کی ہے اور دوسری یمن سے پہلی بیوی سے پانچ بچے ہیں اور دوسری بیوی کو یہاں لے کر آیا تو پہلی بیوی سے چھپانے کی خاطر دوسری بیوی کو اس نے کہا کہ تو مجھے بھائی کہا کر۔ یہاں یہ نہیں بتانا کہ میں نے تجھ سے شادی کی ہوئی ہے۔ نہیں تو ہنگامہ برپا ہو جائے گا۔ اور اس نے خود کہا کہ یہ میری بیوی نہیں۔ لہٰذا اب ان کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔

ج : اگر اس نے جھوٹ کی نیت سے کہا ہے تو نکاح باقی ہے، اور اگر طلاق دینے کی نیت سے کہا تو طلاق ہو گئی۔

باقی ص ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
مولانا شافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرزائے قادیاں کا شجرۂ نسب

خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیاں لودھراں

قادیاں کا ابتدائی نام۔ اسلام پور قاضیاں "ہمارے مورث اعلیٰ۔ بابر بادشاہ کے زمانے میں پنجاب میں آئے اور ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام اسلام پور قاضیاں ماجھی رکھا" (ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۵ مصنف غلام احمد ۱۸۹۱ء شائع شدہ) یہ نام اسلام پور سے قاضیاں رہ گیا پھر بگڑ کر قادیان بنا۔

مختصر سرگذشت "اب میرے سوانح اس طور پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا ہماری قوم مغل برلاس ہے وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے ... میرے دادا کو زہر دی گئی۔ جب میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں مشہور رئیس تھے۔ میری پیدائش ۱۸۳۹ء/۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ میری عمر ۳۴۔ یا ۳۵ برس کی ہوگی تب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا (وفات ۱۸۷۶ء) حوالہ کتاب البریہ مصنف غلام احمد صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۶ شائع ۹۸ء

مسماۃ جنت ہمشیرہ "میں توام پیدا ہوا میرے ساتھ ایک لڑکی جس کا نام جنت تھا۔ وہ صرف سات ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ اور بعد اس کے میں نکلا اور میرے والدین کے گھر کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔ (یعنی آخری لڑکا)۔ حوالہ تریاق القلوب مصنف غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۵۶ و صفحہ ۳۷۹ شائع شدہ ۱۹۰۲ء

والدہ کا نام مرزا غلام احمد کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا عرف چراغو یعنی رنگ گھسیٹی بھی کہتے تھے ناقل) حوالہ حیات النبی جلد اوّل صفحہ ۴۹ مصنف شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان، مرزا تخلص ہے۔ مرزا کا تخلص فرخ تھا (سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۲۱۹ مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے پسر غلام احمد) مرزا سندھی ہے۔ آپ کی والدہ اور بعض عورتیں بچپن میں کبھی سندھی پکارتی تھیں (سیرت المہدی صفحہ ۳۶ مصنف بشیر احمد ایم اے)

شاعری کے چند اشعار۔ ملاحظہ ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ محترمہ محمدی بیگم کے ہجر میں لکھے گئے۔

عشق کا روگ ہے:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرجانا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا ہے۔ میرے دل۔ ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ محبت میں مزا ہوتا ہے
سبب کوئی خداوندا بنا دے
کسی صورت سے۔ وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ۔ او میرے جانی
بہت روئے ہیں۔ اب ہم کو ہنسا دے

قادیاں گاؤں ملک ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں لاہور کے گوشہ شمال مشرق میں ایک گاؤں قادیاں نام کا ہے جو ضلع گورداسپور میں واقع ہے دنیا میں اسکو کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا۔ بجز اس ضلع کے آدمیوں کے جس میں یہ واقع ہے یہاں مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس اعظم سکونت پذیر تھے۔ جو قوم کے مغل گوت کے برلاس تھے۔ (رسول مصطفیٰ صفحہ ۱۲۹ مصنف خدا بخش مرزائی) (نوٹ) مرزا غلام مرتضیٰ کے رئیس ہونے پر کسی دوسری قسط پر تبصرہ کروں گا۔ ناقل) (ضلع گورداسپور میں ایک دوسرا گاؤں قادیان بھی تھا اس پر ذکر ہوگا۔)

قادیاں کا حدود اربعہ قادیاں۔ تحصیل بٹالہ کے شرقی جانب ایک معمولی قصبہ تھا۔ کچی سڑک تھی۔ لوگ تانگہ پر یا پیدل جاتے آتے تھے۔ اس کے جنوب میں ایک چھوٹا سا گاؤں ننگل باغباں۔ شمال میں جنوب بھر کلاں شرق میں موضع بسراواں مغرب میں موضع ڈلہ اور موضع رجادہ تھا۔ یہ تمام گاؤں تقریباً میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھے۔ جو نہروں کے کناروں پر واقع تھے۔ مغرب میں نہر قطع اور مشرق میں نہر رجوال تھی۔ خاص قادیاں میں مغلوں کے دو یا تین خاندان تھے مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کو کسی خاندان نے تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو بچپن سے جانتے تھے کہ اسکو مداریوں کے طور طریق سیکھنے کا شوق تھا اور جوگی رمالوں کی طرح۔ اس کی عادات تھیں علم الاعداد ہندسوں سے سوال جواب گھڑا کرتا تھا۔ اس کی بچپن کی مکروہ عادات پر بھی انشاء اللہ دلچسپ تبصرہ کروں گا۔ ناقل)

خود مرزا غلام کے چچا زاد بھائی مرزا امام الدین اور مرزا کمال الدین اور مرزا نظام الدین نے بھی اس کو کسی بھی بات میں سچا تسلیم نہیں کیا۔

قادیان کی ڈھاب قادیاں کے گرد انگریزی دور میں فصیل نیلام ہوئی مسلمان لوگوں نے وہ جگہ خرید کر اپنی ملکیت کے مکان بنائے تھے۔ بعد میں اس کے فصیل کے باہر ایک ڈھاب تھی (جوہڑ یا چھپڑ) سوائے شمالی جانب کے تینوں طرف سارا سال پانی سے بھری رہتی۔ لوگوں کے گذرنے کے لیے سرکار انگریز نے شرقی جانب پختہ پل اور جنوبی جانب پختہ پل بنا رکھے تھے اسی ڈھاب میں شیخ یعقوب علی مدیر الحکم قادیان کا نوجوان لڑکا ڈوب کر مر گیا تھا۔ یہ شخص۔ خالی

اور چاپلوس تھا اور میر قاسم علی مدیر ہفت روزہ الفاروق کی طرح مخالفوں کے حق میں شمشیر بے زبان تھا۔

میر قاسم علی مرزائی مدیر الفاروق قادیان

یہ شخص کنجر خاندان سے تھا اور سید بنا بیٹھا تھا۔ بے حد گستاخ۔ بدزبان تھا مرزائیوں کا مبلغ تھا اخبار الفاروق محلہ دارالفضل (ربوہ) میں مرزائیوں کے باہر سے آمدہ لوگوں نے آباد ہو کر اس کا نام دارالفضل رکھا ہوا تھا۔ سے شائع کرتا ہے بڑی زہریلی اور اشتعال انگیز تقریریں کرتا اور تحریریں لکھتا تھا۔

مرزا غلام احمد نے لدھیانہ میں اپنے مریدوں کے حلقہ میں اڈا بنا رکھا تھا۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ مسیح باب لد میں دجال کو قتل کرے گا۔ مرزا غلام احمد نے تاویل کی کہ لدھیانہ میں عیسائیوں کا ہفت روزہ اخبار نور افشاں شائع ہوتا ہے میں قلمی جہاد سے پادری جو دجال ہیں اور انگریز با اقبال قوم دجال ہیں۔ لد سے مراد لدھیانہ ہے استعارہ کے طور پر عیسائیوں کو قتل کروں گا۔

اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو انہوں نے لدھیانہ میں مرزا غلام احمد کا خوب پیچھا کیا۔ مناظرہ سے مرزا غلام احمد بہت گھبرایا کرتا تھا لدھیانہ میں غلام احمد کا اڈا بنتے ہی علمائے اہل سنت میں سب سے اول مرزا کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر اور اس کی مکارانہ باتوں کو سن کر ہی مرزا پر کفر کا فتویٰ دیدیا تھا اور اپنی بصیرت روحانی سے معلوم کر لیا تھا کہ یہ شخص جلد ہی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے گا اور ایسا ہی ہوا۔ علمائے لدھیانہ نے اس فتویٰ کفر کو ہندوستان کے دیگر شہروں میں بھی بھجوایا حتیٰ کہ غیر ممالک سے بھی اس کفر کے فتویٰ کی تصدیق کروائی۔

مرزا محمود کی محمودی خلافت میں

میر قاسم علی مدیر الفاروق نے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کو مناظرہ کا چیلنج دیا جو مولانا نے قبول کر لیا۔

لدھیانہ کے مناظرہ میں مرزائیوں کو شکست فاش

چنانچہ مرزا محمود خلیفہ قادیان نے میر قاسم علی مدیر الفاروق کو مناظرہ کا مختار خاص مبلغ بنایا اور مولانا سے پہلے تو شرائط میں ایچ پیچ کرنے لگے مولانا نے وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور مرزائیوں کی یہ شرط قبول کر لی اس مناظرہ کے تین ثالث ہندو، سکھ بنائے گئے اور جیتنے والے فریق کو ۳۰۰ روپیہ نقد انعام رکھا گیا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم چونکہ اس علاقہ میں عیسائیوں اور ہندوؤں سے اکثر مناظرہ کرتے تھے۔ مرزائیوں کو توقع تھی کہ یہ سرکاری اور غیر سرکاری ثالث مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم کے حق میں فیصلہ نہیں دیں گے۔ اس لیے ان کی ثالثی پر بڑا زور دیا۔

مختصراً طور پر مرزا گل محمد کا شجرہ نسب ملاحظہ فرمایئے

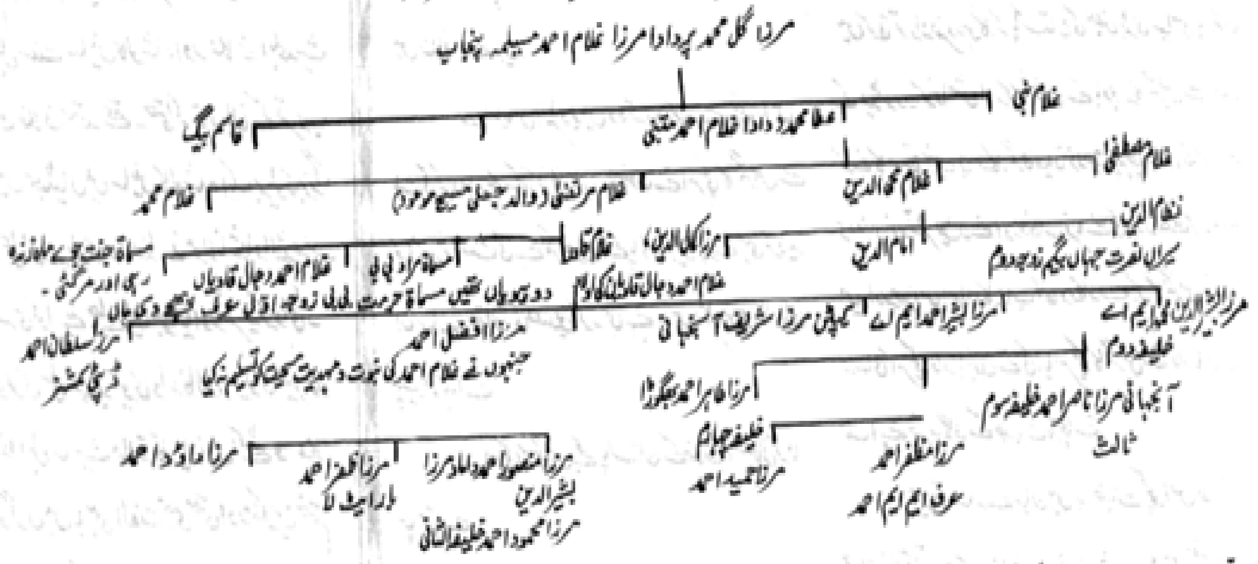

نوٹ: محترمہ محمدی بیگم دختر احمد بیگ (مرزا غلام احمد کا ماموں) پسر مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری (محمدی بیگم ایک نیک دل خاتون)

محترمہ مسماۃ عمر النساء والدہ محمدی بیگم (مسماۃ عمر النساء۔ غلام احمد کی چچا زاد ہمشیرہ۔

محمدی بیگم کی حقیقی پھوپھی۔ مسماۃ عزت بی بی زوجہ فضل احمد پسر غلام احمد، محترمہ محمدی بیگم زوجہ مرزا سلطان محمد پٹی ضلع لاہور۔ رقیب مرزا غلام احمد، مسماۃ عزت بی بی زوجہ مرزا فضل احمد دختر مرزا علی شیر بیگ۔ مرزا احمد بیگ کی حقیقی ہمشیرہ، مسماۃ حرمت بی بی عرف پھجے دی ماں (مرزا فضل احمد کی والدہ (مرزا جمعیت بیگ کی دختر) مرزا غلام کی زوجہ اول۔ محمدی بیگم کا حقیقی ماموں۔ مرزا امام الدین، مرزا کمال الدین۔ مرزا نظام الدین نمبردار قادیان، مرزا محمد بیگ پسر مرزا احمد بیگ، مسماۃ مراد بی بی مرزا محمد بیگ کی بیوی (مرزا غلام احمد کی ہمشیرہ)

میر قاسم علی نے وفات مسیح، صداقت مرزا نے تجویز کئے۔ مولانا مرحوم نے میر قاسم علی مرزائی کو مناظرہ میں دندان شکن تقریر سے قاسم علی کو لاجواب کر دیا اور ایسے ایسے حیران کن دلائل قرآن اور حدیث۔ اور مرزا غلام احمد سے اپنے مباہلہ کرنے کے دلائل پیش کئے کہ مسلمان کیا۔ ہندو سکھ، عوام اور حکام بھی مولانا کی علمی قابلیت اور شستہ زبانی اور حاضر جوابی پر عش عش کر اٹھے اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو کامیاب قرار دے کر -/۳۰۰ روپے نقد انعام مولانا کو دلوایا۔ اس زمانہ میں -/۳۰۰ روپے کی مالیت آج کے تین ہزار روپے کے برابر ہے اس کے لئے پھر کسی مرزائی کو حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے منہ آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس زمانہ میں سنی وہابی شیعہ بریلوی کا عام سوال نہیں تھا۔ لوگ شوق سے علما کی تقریریں سنتے تھے اور ایک دوسرے سے تعصب اور تنگدلی نہیں تھی۔ صرف مرزائی اور مسلمان کا سوال تھا اور منکرین ختم نبوت کو خائب اور خاسر کرنا مقصود تھا۔

اہل سنت سائیں کالو شاہ اور علمائے اہلحدیث مرزائیوں کے خلاف متحد تھے۔ حتیٰ کہ قادیان کے قریب موضع چھینیں بھٹیاں میں سائیں کالو شاہ ایک بریلوی بزرگ اور مولوی علی محمد بریلوی واعظ نے مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری کو اپنے جلسے میں بلوایا اور تقریر کروائی۔

مولوی علی محمد بریلوی واعظ اور مولوی میر محمد مرحوم واعظ اہل حدیث علاقہ قادیان میں اکٹھے وعظ کرتے اور لوگوں میں باہمی الفت بھی تھی اور منکرین ختم نبوت کی مل کر سرکوبی کرتے تھے۔

پیر مہر علی شاہ صاحبؒ اور محدث پیر جماعت علی شاہ ثانیؒ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ کے آستانوں سے واعظین آتے اور وعظ کرتے ہر طبقہ کے لوگ شوق سے ان کی تقاریر سے حظ اٹھاتے اور جلسوں کے اخراجات میں باہمی چندے دیتے اور منکرین ختم نبوت اور مخالفین ختم نبوت کی بڑی قدر کرتے اور باہم میل جول سے رہتے۔

افکار معاصرین

مرزا طاہر اور امریکی کانگریس

گذشتہ کئی روز سے یہ خبر گشت کر رہی ہیں کہ قادیانی لیڈر مرزا طاہر امریکی کانگریس تک رسائی حاصل کر کے پاکستان کے خلاف مواد مہیا کر رہا ہے۔ اور پاکستان کی اقتصادی امداد بند کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کے لئے خصوصی مراعات اور امداد حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے مگر لندن کے قادیانی ہیڈ کوارٹر اور امریکی کانگریس کی جانب سے ان خبروں پر کسی قسم کا تبصرہ سامنے نہ آنے کی وجہ سے ان خبروں کو محض قیاس آرائیاں قرار دیا جا رہا تھا آخر اس خبر کی تصدیق ہو ہی گئی کہ قادیانیوں اور امریکی کانگریس کے درمیان واقعی روابط موجود ہیں۔ اور یہ تصدیق بھی مفرور قادیانی راہنما مرزا طاہر نے خود کی ہے اس نے واشنگٹن میں ایک خصوصی انٹرویو میں کچھ انکشافات کئے ہیں جن کے کچھ حصے روزنامہ ملت لندن کے ۱۲ اکتوبر کے شمارے میں شائع ہوئے ہیں۔

دراصل اس انٹرویو میں وہ تردید کر رہے تھے اس بات کی کہ وہ امریکہ کے آلۂ کار ہیں یا انہوں نے امریکی کانگریس سے کوئی درخواست کی ہے مگر جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے یہی تردید ان سارے حقائق کی تصدیق کر رہی ہے۔ اس انٹرویو میں قادیانی پیشوا کہتا ہے۔

۱۔ امریکی کانگریس مجھے پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتی ہے

۲۔ میں نے امریکی کانگریس سے خطاب کی دعوت مسترد کر دی۔

۳۔ ایک مرحلے پر امریکی سنیٹروں اور کانگریس کے ارکان نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اس وقت تک پاکستان کو کوئی امداد نہیں دی جائے گی جب تک امریکہ کے صدر ہیں اس بات کی ہر سال تصدیق نہیں کریں گے۔ کہ قادیانیوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ میں نے امریکی قادیانیوں کو ہدایت کی کہ اس قسم کی تحریک سے مجھے نقصان پہنچے گا۔

۵۔ دراصل امریکی کانگریس مجھے پاکستان پر کیچڑ اچھالنے کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی

یہ ہیں وہ انکشافات یا اعترافات جو مرزا موصوف نے اپنے انٹرویو میں کئے ہیں

اب یہاں سب سے اہم اور بنیادی سوال ہم مرزا صاحب سے یہ کرتے ہیں کہ یہ امریکی کانگریس نے آپ کو استعمال کرنے کی کوشش کیوں کی۔ دنیا بھر میں پاکستانی جماعتوں اور تنظیموں کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے ان میں امریکیوں کی نظر کرم یا نظر انتخاب آخر آپ پر کیوں پڑی اور یہ پیشکش صرف آپ ہی کے سامنے کیوں رکھی گئی۔ حالانکہ دوسری تنظیموں کو بھی پاکستانی حکومت کی متعدد پالیسیوں اور اس کے کئی اقدامات سے شدید اختلافات ہیں۔ اس میں کوئی تو راز ضرور ہو گا کہ پاکستان کی بعض بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو خواہش اور کوششوں کے باوجود کانگریس سے خطاب کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ مگر قادیانی ذریت پر اتنا مہربان کہ انہیں خود تشریف لانے اور خطاب فرمانے کی درخواست کر رہے ہیں اور پھر اس سوال کا جواب بھی درکار ہے کہ کانگریس تک رسائی امریکی قادیانیوں نے کی۔ یا امریکی کانگریس نے قادیانیوں تک اپنے خیر سگالی کے جذبات پہنچائے۔

ہمیں تو سارے بیان میں یہ حقیقت کچھ اس طرح جھلکتی نظر آتی ہے کہ مرزا طاہر نے اپنے امریکہ میں مقیم پیروکاروں کو ہدایت کی کہ امریکی سرکار سے اپنی حاجت روائی کی درخواست پیش کرو اور انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی مشکل کشائی کی کوئی صورت نکالو۔ اس ہدایت پر ان کے پیروکاروں نے باقاعدہ مہم شروع کی۔ اور اس کے لئے انہوں نے وہ تمام ذرائع استعمال کئے جو قادیانی ذریت میں ایسے مواقع پر کئے جاتے ہیں۔ اور جس میں ملال

وحرام یا جائز ناجائز کی ہرگز کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ وہ اس سے دوہرا مفاد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ایک طرف اپنے آقاؤں کا مزید قرب اور دوسری طرف حکومت پاکستان کو بلیک میل کرنا۔ اب رسائی توان کی ہوجاتی ہے اور شاید بہت سے معاملات طے بھی پا جاتے ہیں مگر جلا وطنی کے نام پر مزید گرین کارڈ حاصل کرنے میں دقت پیش آرہی تھی اس لئے معاملہ کچھ ادھورا رہ گیا۔ اس رہی سہی کسر کو پورا کرنے کے لئے مرزا طاہر نے ایک انٹرویو داغ دیا۔ ایک طرف اپنے آقاؤں کو زرا خفگی دکھائی تاکہ لوگ کہیں کہ واقعی بڑے بااصول اور پاکستان کے محب وطن ہیں اور دوسری طرف پاکستان کو یہ اشارہ دیا کہ ہم تاج برطانیہ کے محبوب ہی نہیں بلکہ ہم امریکی بہادر کے اداروں کی چاکری بھی کر سکتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا اور ہمارا خیال رکھنا کوئی اور قانون یا آرڈیننس نہ بنا دینا، جس سے میرے امتیوں کو کوئی پریشانی ہو، یا جو قانون تم پہلے کے بنائے ہوئے ہیں ان پر کہیں عمل درآمد شروع نہ کر دینا۔ اصل میں سارے افسانے کا مرکزی نقطہ یہی ہے قادیانی پیشوا مجبورے ہیں میں یہ بھی کہہ گئے کہ ایک مرحلے پر کانگریس کے ارکان نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ جب تک پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم بند نہیں ہوتے۔ اس وقت تک صدر امریکہ پاکستان کی امداد بحال نہ کرے۔

تو جناب اس تجویز کو کانگریس کے سامنے کس نے رکھا تھا؟ اور کانگریس کے سامنے یہ درخواست کس نے پیش کی تھی کہ قادیانیوں پر پاکستان میں بہت ظلم ہو رہا ہے نبوت کا سارا کاروبار ہی جھوٹ پر چل رہا ہے۔ قادیانیوں پر ظلم کی جھوٹی داستانیں بنا کر ہزاروں قادیانیوں کو برطانیہ اور دوسرے یورپی ممالک میں پناہ دلوائی۔ اور یہاں روزگار کے ساتھ اپنے آقاؤں کی نمک حلالی کے بھی مواقع ہاتھ آئے اور اب امریکہ میں گرین کارڈ کے لئے نیا چکر چلایا اور کانگریس سے خطاب کرنے کی دعوت بھی حاصل کر لی۔ ہمیں اس ڈرامے سے ایک خوشی بھی ہوئی ہے۔ اور یک گونہ اطمینان بھی حاصل ہوا ہے کہ علمائے اسلام نے جھوٹی مدعی، مہدویت و نبوت کے بارے

باقی صفحہ ۳۰ پر

تحقیقاتی کمیشن برائے سقوط مشرقی پاکستان

کے صدر کے نام ایک درخواست کا متن

بجناب مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر (امیر چہارم) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

جسٹس محمود الرحمٰن

واجب الاحترام جناب عالی مقام جسٹس حمود الرحمٰن صاحب صدر تحقیقاتی کمیشن برائے سقوط مشرقی پاکستان

جناب عالی

سقوط مشرقی پاکستان صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے عظیم المیہ ہے اس سلسلہ میں چند گذارشات پیش خدمت کرتا ہوں۔

(۱) صدر یحییٰ، ریٹائرڈ جرنلوں کے علاوہ صدر کے مشیر جناب ایم ایم احمد بھی سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔

(۲) خصوصاً اس لیے کہ ایم ایم احمد ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کے نزدیک (ا) مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے سب کافر ہیں (ایم ایم احمد نے اپنے فوجی عدالت کے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے لہذا ان کے نزدیک پاکستان اسلامی ملک نہیں ہے۔

(ب) ان کے فرقہ کے خلیفہ دوم اور جناب ایم ایم احمد کے تایا جان نے فرمایا تھا کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم پھر سے اسے ملانے کی کوشش کریں گے۔

ج ان کے فرقہ نے تقسیم ملک کے وقت باؤنڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے بقول جسٹس منیر سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔

(د) ان امور کو جناب جسٹس محمد منیر نے تسلیم کیا ہے ایم ایم احمد، یحییٰ، مجیب مذاکرات میں ان کے ہمراہ رہے، مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے ان کے چلن کے باعث ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

صدر یحییٰ کے افواج بحریہ پاکستان کے لیے منظور کردہ دس کروڑ روپے ادا نہ کرسکے۔ ایم ایم احمد نے پاکستان کی بحریہ قوت کو کمزور رکھا۔

ا ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیان (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی جانب سے اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا جبکہ قادیان میں مقیم ان کے ممبران کو خلیفہ ربوہ ہی مقرر کرتے ہیں اور ان کے مصارف ادا کرتے ہیں۔

جناب والا شان

بحریہ کے بجٹ کے متعلق شہادت کے لیے جناب مظفر دانش ایڈمرل کو طلب فرمایا جائے دیگر امور کے متعلق تحریری شہادت موجود ہے جو عند الطلب پیش کی جا سکتی ہے

لال حسین اختر فیض باغ لاہور

امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تغلق روڈ ملتان۔

ا دلائل متعلق جز دفعہ ا

سقوط مشرقی پاکستان یحییٰ خان اینڈ کو کی حرکات قبیحہ، فرض ناشناسی ملک و ملت سے غداری کے نتیجہ میں جو لوگ یحییٰ خان کے ساتھ شریک کار تھے ان میں سب سے زیادہ یحییٰ خان کو ایم ایم احمد ہی پر اعتماد تھا اور مسٹر احمد ہی نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا پلان تیار کیا تھا۔

یحییٰ خان سب سے زیادہ معتمد

یہ معاملہ آپ پر اس وقت کیا گیا جب کہ محترم جناب صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان ملک سے باہر دو روز کیلئے

ایران تشریف لے گئے تھے اور محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد بطور قائم مقام صدر کام کر رہے تھے"۔ قادیان کا آرگن (بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ تمبر ۷۶ء صفحہ)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی

قومی اسمبلی کی بساط لپیٹ دینے کے ساتھ مشرقی پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ذہنی طور پر کر لیا گیا تھا۔ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ ایم ایم احمد نے ایک مفصل رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان کی حیثیت قائم رہے گی اور اس میں استحکام پیدا ہوگا (اردو ڈائجسٹ صفحہ ۲ فروری ۱۹۷۲ء)

(د) مسٹر ظفر اللہ نے بیباکی اور جرأت سے کہا بیشک میں نے قائد اعظم کا جنازہ عمداً نہیں پڑھا مولانا نے پوچھا کیوں؟ مسٹر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا۔

حضرت مولانا نے دریافت فرمایا کہ کیا تم مرزا قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے سارے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو؟ حالانکہ تم اسی حکومت کے وزیر بھی ہو۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر تم کو بھی ایسا سمجھنے کا حق ہے۔

اس ضمن میں ایک بہت ناگوار واقعہ کے ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔

میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا اہتمام کیوں کیا اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلمان مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے متعلق جو حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے اس طرح احمدیوں نے یہ

اس درخواست میں سقوط مشرقی پاکستان کے اہم گوشوں اور شریر قادیانی مسٹر ایم۔ ایم احمد کی سازشوں اور اس کے پلان کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۲

(ا) ذیلی دفعہ (ا) ایم ایم احمد نے اپنے ممبر حملہ آور محمد اسلم قریشی کے مقدمہ فوجی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا "میرا دادا نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے"۔ (مندرجہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک رمضان ۱۹۱ھ)

(ب) ایم ایم احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰ پر لکھا ہے کہ "ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

(ج) ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکیں۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۰ از بشیر الدین محمود خلیفہ دوم قادیانی)

سر ظفر اللہ خان بحوالہ مولانا محمد اسحاق خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد بحوالہ زمیندار مورخہ ۸ر فروری ۱۹۵۰ء بحوالہ الفلاح پشاور ۲۸ر اگست ۱۹۷۹ء جب پاکستان کے تمام اسلامی فرقے مرزائیوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں تو پاکستان اسلامی حکومت کبھی نہیں۔

• ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت مرتبہ جسٹس محمد منیر ص ۲۰۹)

قادیاں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جس کی شاخیں ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں ۱۹۴۷ء کے فسادات کی وجہ سے متعدد احمدیوں کو قادیاں مجبوراً چھوڑنا پڑا تھا اور وہ واپس آ کر یہاں بسنے کے لیے بے قرار ہیں (بحوالہ کارروائی قادیاں جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں اجلاس مندرجہ الفضل لاہور ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

ذیلی دفعہ ج

پہلو اہم بنا دیا کہ "الہ بھیں اور نالہ بستر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت آباد ہے اور اس دعویٰ کے لیے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اجھہ اور نالہ بھیں کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصہ میں آ گیا ہے لیکن گورداسپور کے احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔ (بیان جسٹس محمد منیر اخبار نوائے وقت لاہور ۱۴ر جولائی ۱۹۶۴ء)

دلائل متعلقہ دفعہ ۳

یحییٰ مجیب مذاکرات ۱۹۷۱ء میں ایم ایم احمد کی حرکات کے باعث مشرقی پاکستان کے انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔

۲۴ر مارچ کو ڈھاکہ میں ایم ایم احمد کی موجودگی پر انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک کا اظہار کیا کہ انہوں

نے اقتصادی امور کے سیکرٹری منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کر دیا۔" جنگ، کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء ص۸ کالم ۴

مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر مزید قربانیاں دینے کیلئے تیار رہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیں۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے اخبارات صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم ایم احمد کی ڈھاکہ میں موجودگی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں اس کے باوجود وہ مذاکرات میں صدر کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء صفحہ آخری کالم نمبر ۲)

دلائل متعلقہ جزو ۴

"وہ سازش کا پانچواں حصہ" بحریہ کو جس قدر نظر انداز کیا گیا وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے یحییٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر حسن کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں معلوم ہوا کہ اس کے متعلق پلان تیار کیا گیا مگر آخری وقت پر جناب ایم ایم احمد نے جواب دیا کہ یہ رقم ہم نہیں دے سکتے (اردو ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۵۵)

دلائل بابت جزو نمبر ۵

جناب ایم ایم احمد جس فرقے سے متعلق رکھتے ہیں ان کی قادیان (بھارت) شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اور بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی حمایت کے علاوہ مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔ (ایڈیٹر کا مضمون روزنامہ جسارت کراچی ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء)

باقی صفحہ ۳۰ پر

سیرۃ خاتم الانبیاءؐ پر ایک نظر

محمد نجیب خان

خالق ارض و سماء نے جس روز یں آنحضرتؐ کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ہر طرف کفر کا اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا۔ ہر طرف شرک کی تیز و تند آندھیاں چل رہی تھیں۔ انسانیت لق و دق صحرا میں تلاش حق کے لئے ماری ماری پھر رہی تھی اسے کوئی حق تک پہنچانے والا نہ تھا۔ بھائی بھائی کا دشمن تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر گلا کاٹنا غیرت و بہادری کا مظاہرہ سمجھا جاتا تھا والد اپنی بیٹی کو زندہ درگور کرنے میں فخر محسوس کرتا تھا۔ شراب خوری، جھوٹ بولنا، جوا کھیلنا قابل فخر افعال سمجھے جاتے تھے۔ الغرض انسانیت اپنا وقار کھو چکی تھی کہ یکایک رحمت حق کو جوش آیا۔ خالق کائنات سے انسانیت کی یہ حالت نہ دیکھی گئی۔ مکہ میں رشک شمس و قمر نے ولادت پائی۔ جس کے حسن و جمال سے سارا جہان منور ہو گیا۔ والد کے بجائے دادا کا پیار ملا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ بچہ کون ہے۔ قدرت نے کہا ذرا اس بچے کو بڑا تو ہو لینے دو پھر اس در یتیم مکہ کے کارنامے کو دیکھنا۔ ۴۰ برس کی عمر میں آپ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا۔ اب آپ نے باذن اللہ اپنا مشن شروع فرمایا۔ انسانیت کو اپنی حیثیت سے آگاہ کیا۔ لوگوں کو پکار پکار کر خدائے واحد کی طرف بلایا۔ انسانیت کو ایک جھنڈے تلے جمع فرمایا۔ قرآنی تعلیمات کے ذریعے تزکیۂ نفس کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ انسانیت کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دی۔ اخوت و محبت کی دعوت دی۔ مساوات کی عملی صورت پیش فرمائی۔ دلوں میں نور کی کرن پہنچائی۔ جہالت کی سیاہی کو دور کیا۔ آپ نے اپنے اخلاق عالیہ سے اغیار کے دلوں کو موہ لیا۔ بیواؤں کے پرسان حال بنے۔ یتیموں کے سر پر دست شفقت رکھا۔ دشمنوں کو ہاتھ اٹھا کر دعائیں دیں۔ یہ آنحضرتؐ ہی تو تھے کہ کون سی اذیت ہے جو راہ حق میں آپ کو نہ دی گئی ہو مگر آپ نے صبر و استقلال کا دامن نہ چھوڑا تا آنکہ

انسانیت کا وہ کون سا شعبہ ہے جس کی ابتداء آپ نے نہ فرمائی ہو۔ نسلی امتیازات کا خاتمہ، اکتساب علم کی توجہ دلانا، عالمگیر مساوات، باہمی اخوت، اکل حلال، صدق مقال، شیوۂ علم و عفو، جذبۂ خدمت خلق، انکسار نفس، اتحاد ملت، اعداء دین کے مقابلہ میں اجتماع قوت، ساز علم، سوز عشق الٰہی، تطہیر قلب، تعلق مع اللہ، شوق فنون، دکھی انسانیت کے لئے راحت کی تلاش، ایفائے عہد کا درس، استقامت عمل، صبر و توکل، عدم تشدد، سادگی و بے تکلفی، ریاکاری سے پرہیز، نسوانیت کا احترام، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، الغرض کون سی وہ چیز ہے جو انسان کی ترقی کا باعث ہو اور اسے آپ نے عملی صورت میں پیش نہ فرمایا ہو۔ انسانیت کی رفتار و گفتار، سوچ و بچار، رہن سہن، کردار و اخلاق، فہم و ادراک، عقائد و نظریات باطلہ کو تبدیل کرنے کے لئے آپ نے بے شمار تکالیف اٹھائیں۔ انسانیت کی نہج تبدیل کرنے کے سلسلہ میں آپ کو مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ پاؤں کانٹوں سے زخمی ہوئے۔ طائف میں وجود مبارک خون سے رنگین ہوا۔ جنگ احد میں دندان مبارک شہید ہوئے۔ شعب ابی طالب میں تین سال فقر و فاقہ میں کٹے۔ چچا حمزہؓ راہ خدا میں شہید ہوئے۔ آپ کے ساتھیوں کو تکالیف دی گئیں مگر آپ نے ہر قسم کے مصائب کا خندہ پیشانی سے سامنا کیا اور آخر کار آپ کی محنت رنگ لائی۔ آپ کی دعوت قبول کرنے والے دنیا کے رہنما بن کے نکلے جو شتربان تھے۔ وہ ساری دنیا کے حکمران بن گئے۔ جو ایک دوسرے کو وحشی درندوں کی طرح چیرتے پھاڑتے تھے وہ امن و صلح کے پیکر بن گئے۔ نوزائیدہ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کرنے والے بیٹیوں کی عزت کے محافظ بن گئے۔ غلامی کی زندگی بسر کرنے والے قیصر و کسریٰ کے فاتح بن

باقی صفحہ ۳۰ پر

بزمِ ختم نبوت

آنکھیں ڈبڈبا گئیں

رانا نیاز محمد کوٹلہ جام بھکر

ہفت روزہ ختم نبوت کے کسی گذشتہ شمارہ میں ایک خبر پڑھی جس کا عنوان تھا "ابو آئیں گے تو ووٹ ڈالیں گے" یہ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی معصوم بچیوں کا جواب تھا۔ یہ خبر پڑھ کر میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے پانچ سال ہو گئے لیکن ابھی تک ان کے اغوا کے مجرموں کو بے نقاب نہیں کیا گیا۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مولانا کے معصوم بچوں اور بچیوں کا خیال کرتے ہوئے جلد مجرموں کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔

شیزان کا بائیکاٹ

رپورٹ قاری حبیب الرحمٰن

تحصیل چکوال میں شیزان کی تمام مصنوعات کی بائیکاٹ کی مہم شروع ہو گئی۔ تحصیل چکوال سب ڈویژن میں رسالہ ختم نبوت کی آمد کے ساتھ ساتھ یہاں کے اکثر دکانداروں نے شیزان والوں کا اچار اور شربت و دیگر خورد و نوش کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ تحصیل چکوال کے دکانداروں کے تاثرات یہ ہیں کہ اس وقت دنیا کا بدترین فتنہ قادیانیت ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا اجرا جہاد عظیم ہے ان دجالوں کے دجل کو ہفت روزہ ختم نبوت نے خوب کھول کے رکھ دیا ہے۔ اللہ پاک ختم نبوت چلانے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ایک پیغام: نوجوانوں کے نام

اورنگزیب مغل سیکرٹری جنرل شبان ختم نبوت ہری پور

عزیز نوجوان ساتھیو مسئلہ ختم نبوت ایک ایسا بنیادی اور سنگین مسئلہ ہے جس کے اہتمام کے لئے اگر ہم اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تو یہ سودا گراں نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ مسئلہ حضور ﷺ کی پاک ذات کا ہے اور اس تعلق سے ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اس پاک ذات کی عزت و ناموس کی خاطر اپنی جان من و تن نثار کرے اور قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہو۔ یہ مسئلہ وہی ہے جس کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تمام تر کاموں سے نظریں پھیر کر رکھا حالانکہ مسئلہ زکوٰۃ کا تھا اور لوگوں نے اس وقت زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود مختلف قسم کے مسئلے آنکھوں کے سامنے نظر آتے تھے لیکن ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن کسی جھوٹے مدعی نبوت کو ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اور اس دور میں حضور ﷺ کے زمانہ کے حافظ القرآن بھی شہید ہوئے اس زمانے کا ایک حافظ آج کل کے ہزاروں سے افضل ہے لیکن مسئلہ ختم نبوت کے سامنے سب کو قربان ہونا پڑا۔ اور سب نے یہ خوشی جام شہادت نوش فرمایا۔

اس صرف اور صرف یہی سبق ہمیں ملتا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ سب سے پہلا مسئلہ ہے مسلمان کے لئے اگر سمجھ میں آجائے تو اس لئے کہ ہر کام بلکہ دنیا کا ہر کام بغیر سمجھے کے کرنا بہت مشکل ہے لیکن بغیر سمجھے کے کچھ کام کئے جاتے ہیں۔ اور کام کرنے کے بعد سمجھ میں آتے ہیں جیسے انسان کے سامنے ایک چیز پڑی ہو۔ اور دوسرا اس سے پوچھے کہ اس کا ذائقہ کیا ہے تو کیا اس کے بتلانے سے ذائقہ اس کے منہ میں آ جائے گا نہیں ہرگز نہیں جب تک وہ آدمی اس چیز کو خود کھا کر نہیں لیتا ہے بالکل ویسا ہی حساب ہے ختم نبوت کا۔ ختم نبوت کا کام انسان دل کو سکون اور خوشی بخشنے والا اور آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت بخشنے والا ان تمام چیزوں کا پتہ تب ہی چلتا ہے جب انسان اس مسئلہ پر پڑھتا ہے۔ اس لئے سننے سے اس مسئلہ کا اتنا پتہ نہیں چلے گا جتنا کام کرنے سے پتہ چلے گا لہٰذا جن علاقوں میں ختم نبوت کا کام نہیں ہو رہا وہاں آپ کو چاہئے کہ زور و شور سے اور ذوق و شوق سے اس کام پر روشنی ڈالی جائے اور وہاں ختم نبوت کے نام سے تنظیمیں بنائی جائیں اور باقاعدہ اس نیک کام کا انعقاد شروع کیا جائے خاص کر کالج کے طلباء۔ اسکول کے طلباء سے عرض ہے کہ اپنے کالجوں یونیورسٹیوں میں سیاست کے لئے تو ہم دن رات ایک کر سکتے ہیں تو ہمیں اپنے مذہب کے لئے ان مذہب کے دشمنوں کو ملک پاکستان سے کس طرح نکال باہر کرنا چاہئے جس طرح مکھن سے بال نکالا جاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے پیارے نبی ﷺ جن کے لئے دو جہان بنے ان کے دشمنوں سے دشمنی کریں ان سے نفرت کریں اس لئے جو ہمارے نبی کے دشمن ہیں۔ جو ہمارے دین کے دشمن ہیں وہ مسلمان قوم اور مسلمان ملک کے کبھی وفادار نہیں ہو سکتے مرزائیت ایک ایسا سیاسی ٹولہ ہے جو ایک مذہبی لباس پہن کر مسلمانوں کو دین اسلام سے خارج کرنے کے لئے جان و مال کا بدلہ جمع کر رہے ہیں لہٰذا ان کے اس ناپاک ارادے کا تعاقب کریں۔ اور دشمن کو ایسی موت ماریں کہ اس کی آئندہ نسل مرزائی ہونے کا دعویٰ نہ کرے یہی ایک کلمہ پڑھنے والے مسلمان کا سب سے پہلا اور بنیادی کام اور دینی فریضہ ہے لہٰذا ہمیں اس فریضے سے منسلک رہنا چاہئے اور پہلی سوشل بائیکاٹ کی مہم میں حصہ لینا چاہئے ان کی تمام بنائی ہوئی چیزوں یعنی کہ شیزان کی مصنوعات سے بالکل بائیکاٹ کر دینا چاہئے یہی ہمارا فرض اور ہمارے لئے بہتر ہے۔ خدا اس کام میں ہمیں بھی صدق سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شمشیر برہنہ

ارشاد احمد انصاری مونٹریال کینیڈا

آپ کا رسالہ ختم نبوت پابندی سے مل رہا ہے۔ جو رد قادیانیت میں ایک تیر بہدف ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ رسالہ مذکور مسلمانوں کے ہاتھ میں قادیانیوں کے لئے "شمشیر برہنہ" کے مترادف ہے

اللہ تعالیٰ کامیاب کرے

محمد عمر فاروق خیرپور میرس

رسالہ ختم نبوت بہت پسند آیا۔ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے آپ جو کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقصد میں کامیاب کرے (آمین)

میں دعاگو ہوں

محمد انور خان اوستہ محمد

میں انتہائی خوش ہوا کہ ہمارے آقا و مولا کے بارے میں بزرگوں نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جو قادیانیوں کے خلاف ہے۔ میں ان بزرگوں کے لئے دعاگو ہوں۔

کون سا نام تجویز کروں؟

حزب اللہ جان کوٹ ترناب چارسدہ

دسمبر ۱۹۸۸ء سے انٹرنیشنل ختم نبوت باقاعدگی کے ساتھ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے آمین۔ جناب والا میرے پاس دیگر رسائل بھی آتے ہیں مگر ختم نبوت کے لئے نام تجویز کرنا نہیں آتا ہے کہ اس کے لئے کیا نام تجویز کروں۔ کبھی کہتا ہوں کہ اس کے لئے نام رکھتا ہوں "قادیانیوں کا آپریشن" کبھی قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم اور کبھی ختم نبوت کا میزائل" علیٰ ھذا القیاس رسالہ کے لئے جو بھی نام رکھا جائے اور تعریف کی جائے وہ کم ہے کیونکہ بین الاقوامی ختم نبوت نے نہ صرف پاکستان میں قادیانیت کی مخالفت کی ہے بلکہ عرب سے لے کر عجم، شمال سے لے کر جنوب، مشرق سے لے کر مغرب، منبر و محراب سے لے کر صوبائی اور قومی اسمبلی تک مکمل تعاقب کیا ہے۔

پاکستان میں سینکڑوں کی تعداد میں دینی رسائل شائع ہوتے ہیں مگر میں ان حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے رسالوں کے ساتھ ساتھ "ختم نبوت" کے لئے زیادہ خریدار بنائیں کیونکہ ختم نبوت ہی وہ واحد رسالہ ہے جو صرف پاکستان نہیں بلکہ امریکہ، انگلینڈ، چین اور افریقی ممالک میں بھی ہر وقت قادیانیت کا مکمل تعاقب کرتا ہے میں عاشقان ختم نبوت کو بشارت دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب صفحہ ہستی سے قادیانیت کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ میں مسلمانان عالم سے عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کے صرف ایک سال کے لئے ۴۰ کروڑ اور ۸۰ لاکھ روپے کی کثیر رقم مختص کرنے کے خلاف اپنے حلال مال سے کثیر تعداد عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف کریں اور روز قیامت حضور خاتم النبیین کی شفاعت کا مستحق ہو جائے۔

ٹیلی ویژن اور قادیانیت

مرزا عباد علی بیگ۔ عبدالجبار انٹر کالج کلور کوٹ بھکر

ہم دونوں دوست کلاس فرسٹ ایئر کے اسٹوڈنٹ ہیں ہم رسالہ ختم نبوت کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں کیونکہ رسالہ ہمارے گھر آتا ہے۔ ہم اس کو تقریباً ایک سال کے عرصہ سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ رسالہ کے مضامین اور نونہالان ختم نبوت میں جو طلبہ و طالبات کا صفحہ ہے اس کو ہم بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور ہفتہ بھر اس رسالے کا بڑی بے تابی سے انتظار کرتے ہیں۔ اس رسالہ نے طلباء میں اسلامی تاریخ کو بڑا فروغ دیا ہے۔ ہم اس لئے آپ سب کے بڑے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ باقی خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ ختم نبوت میں قادیانیوں کی شیزان مصنوعات کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے ہم بھی ایسا ہی چاہتے ہیں ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ شیزان مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان ٹی وی پر بھی شیزان مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ پاکستان تک مسلمانوں کے لئے ہے قادیانیوں کے لئے نہیں۔

شاہینوں کے شہر سرگودھا

اور اس پاس کے علاقوں میں ختم نبوۃ انٹرنیشنل کے حصول کے لئے شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی سے رابطہ قائم کریں۔

نیز سرگودھا کے احباب خبریں مضامین طوفانی صاحب کی معرفت بھیجیں ان کے دستخط کے بغیر کوئی خبر شائع نہیں ہوگی۔

مضامین طویل ہونے چاہئیں،

محمد لطیف رشاد لاہور

میں پچھلے تقریباً تین ماہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ الحمد للہ یہ ہفت روزہ نہایت ہی کاوش اور جانفشانی کا ثمرہ ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہفت روزہ کو اپنے عظیم مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین۔ بندہ کی ناقص رائے کے مطابق اگر اس عظیم ہفت روزہ میں چند ایک تبدیلیاں فرمائی جائیں تو شاید اور زیادہ مفید نتائج حاصل ہو سکیں۔ مضامین نہایت اختصار کی بجائے کچھ طویل ہونے چاہئیں تاکہ پڑھنے والا پوری طرح نفس مضمون اور تاریخی واقعہ سے باخبر ہو سکے اگرچہ زیادہ طوالت کی وجہ سے کئی قسطیں ہی کیوں نہ بنا دی جائیں جیسا کہ "جہاد تھانہ بھون اور شاملی" اور حضور کی پیشن گوئیاں اور معجزات کے مضامین میں کیا ہے یہ بہت اچھا قدم ہے۔

ناولوں کو چھوڑ دیں!

قاری فیوض الرحمان قریشی سرحت پوہ ہزارہ

اللہ پاک آپ کی ان نیک کوششوں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ان تمام کاوشوں کا آپ کو آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ یقیناً آپ کی یہ کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ میری عام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ دنیاوی اور دیگر بے حیائی کے ناولوں کو چھوڑ کر دینی رسائل کا مطالعہ کریں خاص کر رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ ضرور کریں۔ تاکہ مرزائیت سے باخبر ہو جائیں اور مرزائیوں کو خوب ذلیل و خوار کریں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: اسمٰعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مراسلہ: محمد سلیم اختر آزاد۔ تکانہ صاحب

دیگر اکابرین کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد انگریز کے وجود پر آخری تازیانہ لگانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک ایسا بطل جلیل مرد مجاہد شیر دل آتش بیاں خطیب پیدا فرمایا۔ جس کی تقریر و خطابت کے غلغلوں نے مدارس سے لے کر ہنگلو اور شملہ کی چوٹیوں سے لے کر بمبئی اور کراچی کے ساحل تک تہلکہ مچا دیا۔ جس کی للکار نے فرنگیت کے ایوانوں میں زلزلہ طاری کر دیا جس کی گرج اور کڑک نے انگریز کے استبداد کی جڑوں کو ہلا کر پھینک دیا۔ جس کے نام سے فرنگی آقاؤں کے بدن کپکپا اٹھے۔ جس کے تصور نے کاسہ لیسان فرنگ کا آرام و چین حرام کر دیا۔ اور جس کے باطل شکن فولادی پنجے نے خود کاشتہ انگریز دجال قادیان کے لبادہ نبوت کو تار تار کر کے رکھ دیا۔ اس عظیم المرتبت ضیغم امت کا نام نامی اور اسم گرامی امیر شریعت ابوالعطا یا شرف الدین احمد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہے۔

اخلاق نبویؐ کے چند نمونے

از احسان الحق بلوچ ظاہر پیر ضلع رحیم یار خاں

(۱) ایک مرتبہ ایک اجنبی آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور آپ کے جلالِ نبوت کو دیکھ کر کانپنے لگا۔ آپ نے یہ دیکھ کر اُسے انتہائی پیار و محبت سے فرمایا میں بادشاہ وغیرہ نہیں ہوں۔ میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں۔ جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی۔ ہاں میں اللہ کا نبی ہوں اور کلمہ طیبہ کی دعوت دیتا ہوں۔

(۲) ایک یہودی لڑکے کو آنحضرتؐ سے محبت تھی مگر وہ مسلمان نہیں تھا۔ وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ نبی کریم علیہ السلام اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور تسلی دی اور اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی اور اسے مشورہ دیا کہ لڑکے اسلام قبول کر لو۔ وہ لڑکا اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔

اس لڑکے کا باپ یہودی تھا۔ لیکن وہ بھی حضرت علیہ السلام کے حسن اخلاق سے بہت متاثر تھا اس نے بیٹے کو کہا کہ آپ کی بات مان لیں۔ چنانچہ اس یہودی لڑکے نے فوراً کلمہ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

علم سے متعلق سیدنا علی المرتضیٰؓ کے دس ارشاد

مرسلہ: غلام اللہ خاں ربانی ظاہر پیر

ایک واقعہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت میں یوں مذکور ہے کہ دس آدمیوں کی جماعت نے امیر المومنین حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر دولت اور علم کے موازنہ کے بارے میں دریافت کیا کہ دولت سے علم کیوں کر افضل ہے؟

براہ کرم ہم دس آدمیوں کو الگ الگ جوابات سے سرفراز فرمائیے حضرت علی المرتضیٰؓ نے ان دس آدمیوں کو دس جوابات سے مطمئن کیا۔ وہ جوابات یہ تھے!

(۱) دولت فرعون کا ورثہ ہے اور علم انبیاء علیہم السلام کا عطیہ ہے۔

(۲) دولت کی حفاظت تم کرتے ہو جبکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔

(۳) جس کے پاس دولت ہو اس کے بہت سارے دشمن ہوتے ہیں اور جس کے پاس علم ہو اس کے بہت سارے دوست ہوتے ہیں۔

(۴) دولت بانٹی جائے تو کم ہو جاتی ہے اور اگر علم بانٹا جائے تو علم بڑھ جاتا ہے۔

(۵) دولت مند بخیلی کی طرف مائل ہوتا ہے جبکہ اہل علم فیاضی کی طرف۔

(۶) دولت چرائی جا سکتی ہے جبکہ علم چرایا نہیں جا سکتا۔

(۷) دولت وقت کے ساتھ ساتھ گھٹتی ہے جبکہ علم گھٹتا نہیں بڑھتا ہے۔

(۸) دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جا سکتا ہے جبکہ علم لا محدود ہے۔

(۹) دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی آ جاتی ہے جبکہ علم سے دماغ روشن ہوتا ہے۔

(۱۰) دولت نے قارون و فرعون و شداد جیسے غدار پیدا کئے ہیں اور علم نے انسان کو خدائے واحد لاشریک لہ سے متعارف کرایا ہے۔

حضورؐ کے ساتھ محبت کا واقعہ

عبدالحفیظ سبتی

ابتدا میں جو شخص بھی مسلمان ہوتا تھا۔ تو وہ اسلام کو حتی المقدور مخفی رکھتا تھا۔ جب مسلمانوں کی مقدار چالیس کے قریب ہو گئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے علی الاعلان تبلیغ کی درخواست کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو انکار فرمایا مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اصرار پر قبول فرمالیا۔ اور ان سب حضرات کو لیکر مسجد کعبہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تبلیغی خطبہ شروع کیا۔ یہ اسلام کا پہلا خطبہ تھا اور اسی دن حضرت حمزہؓ اور اس کے تیسرے

دن بعد ہی حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ خطبہ کا شروع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے کفار و مشرکین مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اتنا زخمی کر دیا کہ لہولہان ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ بے ہوش ہو گئے۔ بنو تیم کے لوگوں کو خبر ہوئی تو انہیں وہاں سے اٹھا کر لائے۔ کسی کو یقین نہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وحشیانہ حملے سے زندہ بچ جائیں گے اس لئے انہوں نے اعلان کیا کہ اگر حضرت ابوبکر صدیقؓ زندہ نہ بچ سکے تو ہم اس کے بدلے میں عتبہ کو قتل کریں گے کیونکہ اس نے مارنے میں زیادہ بدبختی کا اظہار کیا تھا۔ شام تک حضرت ابوبکر صدیقؓ بے ہوش رہے جب ہوش میں آئے تو ان کا سب سے پہلا لفظ تھا۔

"حضورؐ کا کیا حال ہے؟" لوگوں نے اس پر ملامت کی کہ دن بھر موت کے منہ میں رہنے کے بعد بات کی نوبت آئی تو اسی کا جذبہ اور لے لوگ پاس سے اٹھ کر چلے گئے اور آپؓ کی والدہ ام خیر سے کہہ گئے ان کے لئے کھانے پینے کا کچھ انتظام کریں۔ وہ کچھ تیار کر کے لائیں مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک ہی صدا تھی۔ حضورؐ کا کیا حال ہے؟ ان کی والدہ نے فرمایا مجھے تو خبر نہیں کیا حال ہے؟ پھر حضورؓ نے فرمایا ام جمیلؓ کے پاس جا کر پوچھو حضورؐ کا کیا حال ہے؟ وہ بیچاری اپنے بیٹے کی درخواست پر حضرت عمرؓ کی بہن کے پاس تشریف لے گئیں اور حضورؐ کے متعلق پوچھا۔ وہ بھی عام دستور کے مطابق اسلام کو چھپائے ہوئیں تھیں پوچھنے لگیں کون محمدؐ اور کون ابوبکرؓ؟ تیرے بیٹے کا حال سن کر بہت رنج ہوا اگر تو کہے تو تمہارے ساتھ چلوں گی۔ وہ دونوں واپس حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لے گئیں اور یہ حال دیکھ کر رونا شروع کر دیا کہ بدکرداروں نے کیا حال کر دیا خدا ان کو کئے کی سزا دے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضورؐ سے متعلق پوچھا۔ تو ام جمیلؓ نے انہیں بتایا کہ ارقمؓ کے گھر تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھا کر کہا کہ اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک حضورؐ کا زیارت نہ کر لوں۔ ان لوگوں کو تو بیقراری تھی کہ وہ کچھ کھا لیں۔ مگر انہوں نے قسم کھائی کہ حضورؐ کی زیارت سے پہلے کچھ نہ کھاؤں گا۔ لہٰذا وہ آدھی رات کے وقت ارقمؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضورؐ کے ساتھ دوسرے صحابہ بھی ساتھ بیٹھے تھے۔ جب حضورؐ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ ملے

حضورؐ سے درخواست کی یہ میری والدہ ہیں ان کیلئے ہدایت کی دعا فرما دیں۔ چنانچہ پہلے حضورؐ نے دعا فرمائی اس کے بعد انہیں اسلام کی خوبیاں بتائیں چنانچہ وہ اسی وقت مسلمان ہو گئیں۔

حضور کا ارشاد

راحت ـــــ تنگر گڑھ

حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ بعض لوگ قیامت کے دن اتنے زیادہ اعمال لے کر آئیں گے جیسا کہ ملک عرب کے پہاڑ لیکن وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ نمازی ہوں گے۔ حضورؐ نے فرمایا نمازی بھی ہوں گے۔ روزہ دار بھی ہوں گے۔ بلکہ تہجد گزار بھی ہوں گے۔ لیکن جب دنیا کی کوئی چیز دولت عزت وغیرہ ان کے سامنے آجائے تو ایک دم اس پر کود پڑتے ہیں۔ جائز ناجائز کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

دور بھاگ

زبیدہ رحمت ـــ کراچی

○ بری صحبت سے ○ تہمت کی جگہ سے
○ جھگڑے اور مقدمہ بازی سے ○ نشہ بازوں کی مجلس سے
○ غیبت کے کرنے اور سننے سے ○ فحش ناولوں اور رسالوں سے ○ امیر سے جب بھوکا ہو جائے ○ کمین سے جب امیر ہو جائے۔

عدل وانصاف

ساجد انور سرائی رو گرہ

ایک دفعہ حضرت عمرؓ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک بدو نے اٹھ کر کہا۔ اے عمرؓ ہم آپ کا حکم ماننے کو تیار نہیں کیونکہ مال غنیمت سے مسلمانوں کو ایک ایک چادر ملی ہے جس سے کرتہ بننا ناممکن ہے آپ نے دو چادریں لے کر اپنا کرتہ بنایا ہے۔

اس پر حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے کرتے کے لئے دوسری چادر ان سے لی ہے۔ حضرت عبداللہ کی تصدیق کے بعد بدو کی تسلی ہو گئی تو کہنے لگا اے امیر اب ہم آپ کا حکم مانیں گے۔ اس طرح حضرت عمرؓ نے عدل وانصاف سے کام کیا اور اپنے لئے بھی ایک چادر لی۔

ذوالنون مصری

عبدالحمید صدیقی بگٹی بلوچستان

ذوالنون مصری مچھلی والا، یہ ایک مشہور بزرگ کا لقب ہے مشہور ہے کہ وہ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ اس کشتی میں کسی امیر کی ہیرے کی انگوٹھی گم ہو گئی تمام کشتی والوں نے اس بزرگ پر شبہ کیا انہوں نے ہر چند اپنی برأت ظاہر کی لیکن کوئی نہ مانا مجبوراً اپنی برأت کیلئے انہوں نے دعا کی تو دریا میں سے ایک مچھلی اپنے منہ میں انگوٹھی لئے ہوئے نمودار ہوئی اس طرح وہ گم شدہ انگوٹھی برآمد ہو گئی اس لئے اس دن سے ان کا لقب ذوالنون پڑ گیا ایسے واقعات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جب بھی کوئی مشکل در پیش ہو تو بزرگوں کے واقعات سے سبق لینا چاہیے۔

حق چاریارؓ

مرسلہ: محمد امجد منگلانہ

سب یارانِ نبی آپس میں شیر و شکر ہو کر اسلام کی خدمت کرتے تھے۔ اور اس کا سب سے بڑا تاریخی ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنی محبت سے اولادوں کے نام ایک دوسرے کے ناموں پر رکھتے تھے۔ خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ میدان کربلا کے شہداء کے ناموں پر ذرا غور کریں۔ تو اس بات کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی۔ اولاد علیؓ میں کئی ابوبکرؓ، عثمانؓ، عمرؓ ہو گزرے ہیں۔ جو کہ محبت کی نشانی ہے۔ نہ کہ نفرت کی۔

اخبار ختم نبوت

گورنمنٹ کالج شیخوپورہ میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی

حکومت کی ذیلی طلبہ تنظیم کی قادیانیت نوازی۔ شیخوپورے سے نامہ نگار کی رپورٹ

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ـــــــ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذیلی تنظیم ہے جس کا مقصد مسلمان طلبہ کو اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کروانا، طلبہ کو تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے تیار کرنا، سیاسی سرگرمیوں اور فرقہ بندیوں سے دامن بچا کر قادیانیت کے استیصال کے لئے جدوجہد کرنا، تعلیمی اداروں میں مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں اور مکارانہ سازشوں کی سرکوبی مرزائیوں کی اسلام کے خلاف سازشوں کا افراز اور مرتدانہ عقائد کے پردے چاک کرنا اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے باطل قوتوں کے خلاف قلمی، لسانی اور جانی و مالی جہاد کرنا ہے۔ تنظیم تحفظ ختم نبوۃ طلبہ تمام مسلمان نوجوانوں کی مشترکہ مذہبی اور غیر سیاسی تنظیم ہے چونکہ یہ تنظیم مسلمان نوجوانوں کو فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد کے لئے تیار کرتی ہے اس لئے قادیانی جماعت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ طلبہ کی اس ہر دلعزیز جماعت کو دبایا جائے تاکہ نوجوان جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے محافظ ہیں کو قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور مذموم عقائد و عزائم کا پتہ نہ چل سکے، اس مقصد کے لئے قادیانی جماعت اپنے پالتو غنڈوں کو جو ہم مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کے بھی رکن ہوتے ہیں کو خاص ہدایت دے کر دوسری سیاسی تنظیموں کی رکنیت حاصل کر کے تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر کے اُن کے عظیم مقصد کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ بالکل یہی صورت حال گزشتہ دنوں گورنمنٹ کالج شیخوپورہ میں پیدا ہوئی وہاں تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کے غیور اور جسور نوجوانوں نے اپنا تبلیغی کام شروع کیا بالخصوص محمد خالد لیاقت علی شاہ، محمد اکرم، بابر جمشید، اسد جواد، انتظار محمد ارشد، امین شاہ، نواز، محمد قاسم، محمد عاشق، بشارت، محمد نواز ملک اور سید افتخار شاہ صاحبان نے دن رات اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کام کیا لٹریچر تقسیم کیا، میٹنگ کروائی، سٹکرز اور پوسٹر لگائے گئے اس تحریک سے ذہرت طلبہ کی ایک کثیر تعداد اس اہم مسئلہ کی سنگینی سے آگاہ ہوئی اور انہوں نے قادیانیت سے نہایت نفرت و حقارت کا اظہار کیا بلکہ تنظیم تحفظ ختم نبوت کے ان راہنماؤں کو اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جہاد کا اعلان کیا۔ یہ سب کچھ ان مجاہد ساتھیوں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ شیخوپورہ کی قادیانی جماعت میں کھلبلی مچ گئی فوراً منصوبہ بندی کی گئی۔ ربوہ و لندن سے رابطہ قائم کر کے ہدایات لی گئیں۔ اور اس اسلامی قوت کو طاقت کے ذریعے دبانے کی کوشش کی، کالج ہذا کے چار قادیانی پروفیسر ورلے نے دیواروں پر لگے ہوئے سٹکروں کو خود پھاڑا۔ اور تنظیم کے نوجوانوں کو کالج سے نکال دینے کی دھمکیاں دیں۔ لیکن شمع ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانے نتائج سے بے خوف شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی روز محشر شفاعت کی امید پر کام کرتے رہے بالآخر قادیانی جماعت کے غنڈوں نے جیسے طور پر ایم ایس ایف جو مسلم لیگ کی ذیلی تنظیم ہے

کو مدد سے تنظیم کے سرگرم رکن محمد خالد کو کالج میں زدوکوب کیا اس کی فائل پر سے سٹکرز پھاڑے اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اس کارروائی میں قادیانی جماعت کے مذکورہ پروفیسر بھی شامل ہیں اور ممکن ہے کہ اس سوچے سمجھے منصوبہ میں کالج کا پرنسپل اور انتظامیہ کے ذمہ دار افیسران بھی شامل ہوں اس لئے کہ شیخوپورہ میں قادیانی جماعت نے ابھی تک اپنی عبادت گاہ اور رہائش گاہوں پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا ہے۔ جو سراسر مسلمانوں کی دل آزاری اور صدارتی آرڈی ننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ شاید انتظامیہ اور ایم ایس ایف کو یہ معلوم نہیں کہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے اور یہ انبیاء ورسل کی گستاخی ہے صدارتی آرڈی ننس ہونے کے باوجود انتظامیہ کا کلمہ طیبہ کے سلسلہ میں خاموش رہنا ہمیں بے شمار شبہات میں مبتلا کرتا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ قادیانی جماعت ملک میں تخریب کاری اور انتشار پھیلا رہی ہے اور گزشتہ دنوں وزیر داخلہ نسیم آہیر کا بھی بیان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے کہ قادیانی جماعت تخریب کاری میں ملوث ہے اور تماشا یہ ہے کہ شیخوپورہ میں مبینہ طور پر محلہ غریب آباد ڈسٹرکٹ کمیٹی کا جنرل سیکرٹری پکا قادیانی ہے۔ شیخوپورہ میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین کرنا، قادیانیوں کا بیہودہ باتوں میں الجھا دینا نکالا جیسا پولیس چوکی انچارج کا مسلمان نوجوانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں دھمکانا، شیخوپورہ کالج میں قادیانی غنڈوں کا مسلمان طالب علم کو زدوکوب کرنا ہمارے خیال میں قادیانی جماعت کے سربراہ چوہدری انور حسین قادیانی کی رشوت اور تحائف کا اثر معلوم ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کے بارے میں ایم ایس ایف کے راہنماؤں کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ ریڈکلف کے سامنے قادیانی جماعت کے وکیل سر ظفر اللہ نے اپنے مذہب کا علیحدہ نقشہ پیش کیا، جس کی بنا پر گورداسپور کا علاقہ بھارت میں چلا گیا، اور آج تک کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ قادیانی جماعت کے اس گماشتے نے وزیر خارجہ ہونے کے باوجود عوام کے محبوب قائد...... قائد اعظم کا جنازہ تک نہ پڑھا اور جنازے سے باہر بیٹھا رہا کیونکہ قائد اعظم مرزا قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے تھے اس وقت قادیانی جماعت کے بیک وقت اسرائیل، برطانیہ

امریکہ، روس اور بھارت کے ساتھ تعلقات ہیں، علامہ اقبالؒ نے اس لئے تو فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ نے پوری شرح وبسط کے ساتھ اس مسئلہ پر قلم اٹھایا۔ اور ثابت کیا کہ قادیانیوں کے ارادے نہایت خطرناک ہیں اور جسد ملی کے لئے نہایت تباہ کن،

لہٰذا ہم ایم ایس ایف کے راہنماؤں بالخصوص جناب اختر ڈار صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملک وملت کے غدار ان قادیانیوں کو اور قادیانی نواز عناصر کو اپنی جماعت سے نکال باہر کریں کیونکہ یہ آپ کے ساتھ کسی طور پر بھی مخلص نہیں ہو سکتے، علاوہ ازیں ایس پی صاحب اور ڈی سی صاحب بھی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس فرمائیں اور محکمہ تعلیم کے ارباب اختیار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پرنسپل سمیت قادیانی پروفیسروں کو یہاں سے چلتا کیا جائے کہ کل کلاں ان کی شرانگیزی کے سے حالات خراب ہوئے تو ذمہ داری ان پر ہوگی۔

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کروڑ لعل عیسن کا سالانہ جلسہ مورخہ ۵- مارچ ۱۹۸۸ء کو پورے تزک واحتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد عمر قریشی، مولانا منظور احمد شاہ حجازی، مولانا عبدالکریم ندیم اور دوسرے اکابر علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔ محمد یوسف راناکروڑ)

نواں جنڈانوالہ بھکر کے رہنماؤں کا مشترکہ بیان!

جنڈانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) پاکستان کے آئین سے مسلمان وزیر اعظم کی شرط ختم کرنا پاکستان کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ اس شرط کے ختم کرنے سے پاکستان کی بنیادیں اکھڑ جائیں گی مسلم لیگی حکومت کو شعور سے کام لینا چاہئیے۔ عدل وانصاف اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر وسیم سجاد کا بیان انتہائی مغالطہ آمیز ہے کہ اس وقت اس شرط کی ضرورت محسوس نہیں کی جارہی اس شرط کو پاکستان کے مسلمانوں نے علماء کی قیادت میں بڑی جدوجہد کے بعد ۱۹۷۳ء کے آئین کے آرٹیکل ۹۱ کی شق نمبر ۳ میں شامل کرایا تھا جس کو معلوم ہوا ہے کہ صدارتی حکم نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے تحت منسوخ کر دیا ہے۔ آج مسلم لیگی حکومت اسی صدمہ کے زیر سایہ قادیانیوں کو تحفظ دینے کی ناکام کوشش کر رہی ہے جو پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پاکستان کے مسلمان ختم نبوت کے بارے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

ہم مسلمانان جنڈانوالہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط کو فوراً آئین کا حصہ بنایا جائے، بصورت دیگر حالات کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہوگی اس مطالبہ پر مندرجہ ذیل حضرات کے دستخط ہیں مولانا محمد یوسف امیر عالمی مجلس نواں جنڈانوالہ، ڈاکٹر دین محمد فریدی، مولوی محمد حنیف، حافظ رب نواز، مشتاق الٰہی، مولانا محمد اسحاق، حافظ محمد عباس، عبدالرحمٰن، محمد اسلم شاہین، محمد اقبال ناصر ایڈووکیٹ، عبدالجبار، محمود الحسن صدر تاجران، رانا محمد ناصر صدر انجمن سپاہ صحابہؓ، محمد یوسف، عبدالغفار ایڈووکیٹ، عاشق علی رانا چیئرمین ٹاؤن کمیٹی، محمد یوسف رانا وائس چیئرمین ٹاؤن کمیٹی، لیاقت علی رانا کونسلر، رانا نیاز علی سابق کونسلر، عبدالحفیظ، حافظ محمد الیاس نمائندہ ختم نبوت نواں جنڈانوالہ

سرگودھا لیاقت کالونی

پی اے ایف میں "ختم نبوت" انٹرنیشنل قاری احمد علی ندیم، مدرسہ ترتیل القرآن سے حاصل کریں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ احمد پور شرقیہ کے انتخابات

احمد پور شرقیہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے سالانہ اجلاس میں جو جامع مسجد عباسیہ میں سید عبدالوہاب شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا مجلس کے انتخابات عمل میں آئے، نتائج کے مطابق متفقہ طور پر مولانا غلام احمد خطیب جامع مسجد عباسیہ سرپرست، سید عبدالوہاب شاہ امیر، حافظ دوست محمد نائب امیر، احمد علی کمبوہ ناظم اعلیٰ، شیر محمد قریشی ناظم، محمد اسلام قریشی خازن اور حافظ محمد ایوب صابر ناظم نشر واشاعت منتخب ہوئے، اجلاس میں مختلف دینی وسیاسی تنظیموں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔

رَدّ قادیانیت کورس

یکم شعبان سے دس شعبان تک بمطابق ۲۰ مارچ ۱۹۸۸ء تا ۲۹ مارچ ۱۹۸۸ء۔

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکیڈمی بلڈنگ غلہ منڈی سرگودھا فون ۴۴۷۴۴ ۶۰۔

لیکچرز علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب ● مولانا اللہ وسایا مبلغ عالمی مجلس

داخلہ مفت۔ سٹوڈنٹس و وکلاء و دانشور و دینی مدرسوں کے طالب علم ● ائمہ مساجد اور ہر وہ مسلمان جو آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں قادیانیوں کو سمجھنا چاہتا ہے، رجوع کرے

نوٹ:۔ مسافر حضرات کی رہائش خوراک کا انتظام ہے۔

منتظم ونگران (مولانا) محمد اکرم طوفانی

مانسہرہ میں ردِ قادیانیت کورس کی تقریب

رپورٹ: سید محمد شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر حضرت مولانا قاضی محمد عبداللہ خالد صاحب نے مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں پہلی مرتبہ ردِ قادیانیت کے پندرہ روزہ کورس کا اہتمام فرما کر ہزارہ ڈویژن میں مسئلہ ختم نبوت کی اشاعت اور ردِ قادیانیت یعنی قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرنے کا سنہری موقع فراہم کر دیا۔ تحریک ختم نبوت سے وابستہ علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کو گھر بیٹھے اس عظیم مسئلہ کی اشاعت اور قادیانی تحریک کا جائزہ لینے کا موقع ملا۔ خوش قسمتی سے عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے کورس کرانے کے لئے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ پروانہ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو مقرر فرمایا۔ کورس کا آغاز ۲۱ دسمبر علی الصبح ہوا۔ اس پہلی نشست کے لئے مولانا عبداللہ خالد صاحب اور مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب کی خصوصی درخواست پر مجاہد ختم نبوت عالم حق گو یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی تشریف لائے۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب تقریباً چالیس سال سے ضلع مانسہرہ کے مسلمانوں کی دینی پیشوائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ۱۶ برس تک جامع مسجد شنکیاری میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور پھر تقریباً ۲۴ برس سے مانسہرہ میں جامع مسجد نازی کے خطیب ہیں، مولانا موصوف شروع ہی سے قافلہ حق و صداقت کے حدی خواں رہے ہیں بارہا حق گوئی کی پاداش میں جیل کی سیر فرما چکے ہیں، تحریک تحفظ ختم نبوت میں ۱۹۵۳ء میں بھی گرفتار ہوئے ۱۹۷۴ء میں ضلع مانسہرہ میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی قیادت فرمائی ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ نے کورس کی افتتاحی نشست میں تین گھنٹے طویل تاریخی علمی سیاسی خطاب فرمایا۔ آپ نے ۱۹۵۲ء میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد شنکیاری میں منعقد کرائی تھی اس کی سرگزشت سنا کر اہل مجلس کے دلوں کو گرما دیا فرمایا اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت امام اولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے فرمائی مقررین میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی جیسی ہستیاں تھیں۔ اس بارے میں اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس نے ضلع ہزارہ میں تحریک کی بنیاد فراہم کر دی تھی مرزائیت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی تھیں۔ اس کانفرنس کے محرک حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تھے، بعد میں جب ۱۹۵۳ء آیا تو یہی اندازہ ہوا کہ یہ کانفرنسیں تحریک کی تیاری کے سلسلہ میں تھیں، فرمایا ۱۹۵۳ء میں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ رات کے وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا سردیوں کے دنوں میں ہمیں ایبٹ آباد سے پشاور لے جانے کا پروگرام بنا، جس پر پولیس دن میں ہمیں پشاور لے جانے کا پروگرام تجویز ہوا دو دین تیار کر کے لائی ہمیں اس میں بٹھا کر روانہ کیا چنانچہ ایک فرلانگ کے بعد اس میں خرابی پیدا ہو گئی چنانچہ پولیس نے دوسری جیپ منگوائی وہ بھی ایک فرلانگ بعد خراب ہو گئی پولیس والے بڑے حیران کہ خرابی کی اصل وجہ کیا ہے، ظاہری کوئی خرابی نظر نہیں آتی چنانچہ اس کے بعد جی ٹی ایس والوں سے قوم کی سیٹوں والی جی ٹی ایس منگوائی اس میں ہمیں بٹھا کر پشاور روانہ کیا گیا خرابی کی وجہ جو ہم نے سمجھی وہ یہی تھا کہ پہلی دونوں جیپیں پرانی اور خراب سیٹوں والی تھیں، چونکہ سفر بہت لمبا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تحفظ ختم نبوت کے اسیروں پر مہربانی فرمائی اور آرام دہ سواری فراہم کر دی۔

جیل والوں کے لئے اسیران ختم نبوت کا وجود رحمت ثابت ہوا۔ پشاور جیل میں جہاں ہمیں رکھا گیا وہاں پہلے سے موجود قیدی [illegible] تھے، ہم سے پہلے ان کو رات بارکوں میں ڈال کر تالے لگائے جاتے تھے ہماری وجہ سے جیل اندر ان کے ساتھ بھی بہت رعایتیں برتنے لگیں۔

فرمایا: یہ سب تحفظ ختم نبوت کے صدقے میں اللہ تعالیٰ کا فضل تھا، جیل میں ہمارے ساتھی مولانا کریم عبداللہ صاحب فاضل دیوبند نے فرمایا کہ آیت کریمہ کا ختم چالیس روز تک پڑھنا چاہئے۔ ان شاء اللہ اس سے انقلاب آئے گا چنانچہ ختم آیت کریمہ شروع ہوا ابھی چند ہی یوم ہوئے تھے کہ آیت کریمہ کا اثر ظاہر ہو گیا سرحد میں عبدالقیوم خان کی وزارت ختم ہو گئی اور عبدالرشید خان کو وزیراعلیٰ مقرر کر دیا گیا۔ اس نے ضلع ہزارہ کا دورہ رکھا۔ دورہ پر ہزارہ میں جہاں پہنچا لوگوں نے اسیران ختم نبوت کی رہائی کا مسئلہ پیش کیا اور اس شدومد سے مطالبہ کیا کہ اس نے کہا مجھے کسی ٹیلیفون پر تو پہنچنے دو چنانچہ عبدالرشید کے حکم پر ہمیں رہا کیا گیا۔ آپ نے مدرسہ ردِ قادیانیت کے انعقاد پر عالمی مجلس کے راہنماؤں کو مبارک باد دی اور کہا کہ آپ لوگ خوب دلجمعی کے ساتھ اس دورے سے فائدہ اٹھائیں اپنے اساتذہ کرام کی دل و جان سے قدر کریں اور جو کچھ آپ کو پڑھائیں آپ اس کو اپنے اپنے علاقوں میں جا کر درس و تدریس عام گفتگو جیسے ممکن ہو کے پھیلائیں اور قادیانیت اور دیگر خلاف اسلام تحریکوں کا اس شدت سے مقابلہ کریں کہ باطل کے داعی ہمت ہار جائیں، اور خدا تعالیٰ سے اس بارے میں مدد کی دعائیں بھی مانگیں، ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب تلاش کے باوجود بھی دنیا میں کوئی قادیانی نہیں ملے گا۔ حضور علیہ السلام کے یہ دشمن بھی بے نام و نشان ہو جائیں گے جس طرح پہلے ہو چکے ہیں۔

علی پور میں اے سی کی سرپرستی میں قادیانی اشتعال انگیزیاں

خالد منظور بسرا اے سی علی پور نے آتے ہی قادیانیوں سے روابط بڑھا لئے ہیں علی پور تحصیل ایک حساس علاقہ ہے جہاں ایک قادیانی نے ایک مسلمان کو شہید کیا تھا، لوگوں کے جذبات مشتعل ہیں اسی کی عدالت میں قادیانیوں کے خلاف کئی مقدمات بھی زیر سماعت ہیں اے سی صاحب کی آمد کے ساتھ ہی قادیانیوں نے اپنے مرکز اور عبادت خانے میں اذان کہنا شروع کر دی ہے کلمہ طیبہ بھی لکھ دیا ہے اور قادیانی سرعام کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر گھوم رہے ہیں مسلمانوں کو دھمکیاں دی جا رہی

ہیں قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ خطرہ ہے کہ یہ معاملہ عوامی احتجاج اور پھر تشدد کی راہ نہ اپنا لے، ان خیالات پر غور کرنے کے لئے گذشتہ دنوں تمام مکاتب فکر کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا، جس میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ اس صورت حال کی فوری اطلاع افسران بالا کو دی جائے۔ تمام جماعتوں نے اسے کا مذکورہ کے فوری تبادلہ کا مطالبہ کیا ہے۔ ادھیں مذکورہ تحریر سے پتہ چلا کہ خالد منظور بسرا اے سی علی پور قادیانی ہے ایسے میں اے سی مذکور اپنی پوزیشن صاف کرنی چاہیئے۔ اگر وہ قادیانی نہیں تو قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کر رہے ہیں۔ ادارہ۔

ہری پور میں
یک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

"ہری پور ہزارہ میں عظیم الشان یک روزہ ختم نبوت کانفرنس ۷ جنوری بروز جمعرات جامع مسجد شیرافزالہ ہری پور میں منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا عثمان صاحب نے کی، تلاوت قرآن پاک حافظ عبدالقدوس صاحب نے کی اور نعت مطیع الرحمان طاہر نے پیش کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرؤف جتوئی نے قرآن اور حدیث کی روشنی مسئلہ ختم نبوت پر مفصل روشنی ڈالی اور مرزائیوں کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی، سٹیج سیکرٹری کے فرائض مسجد ہذا کے خطیب مولانا قادری بشیر صاحب نے ادا کئے آخری خطاب مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا نے کیا جناب نے اپنے مخصوص انداز میں مرزائیت کے کفریہ عقائد پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ختم نبوۃ دین کی بنیاد اور اساس اسی مسئلہ کے لئے ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں کے میدان میں مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کے لئے لشکر روانہ کیا جس میں بارہ سو صحابہ نے جام شہادت نوش فرمایا تمام غزوات میں اتنے صحابہ شہید نہیں ہوئے جتنے اس ایک مسئلے کے لئے شہید ہوئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک مسلمانوں نے جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا اور جب مسلمہ پنجاب مرزا قادیانی جیسے ملعون نے دعوی نبوت کیا تو ہمارے اکابرین نے اس کو للکارا اور اس مسئلہ کی خاطر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جیلیں بھی کاٹی اور دن رات کو ایک کیا شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ نے باوجود ضعیف العمر ہونے کے اس فتنے کا مقابلہ کیا اور اپنے شاگردوں سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر شفاعت رسولؐ کے حقدار بنا چاہتے ہو تو ختم نبوت کا کام کرو اور فرماتے کہ میرے نامہ اعمال میں بھی ایک ایسا عمل ہے جو مجھے یقین ہے کہ میری نجات کا ذریعہ بنے گا۔ آخر میں مولانا نے ہری پور ہزارہ کے شبان ختم نبوت کے مجاہدوں کے کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا پہلا مسئلہ بھی ایک نوجوان کے ہاتھوں ختم ہوا تھا اور آج کا مسئلہ بھی نوجوانوں ہی نے کرنا ہے اور آج سے وعدہ کرو کہ اس مسئلہ پر جان جاتی ہے تو جائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کبھی زندہ برداشت نہیں کریں گے۔ جس پر تمام نوجوانوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر مسجد میں وعدہ کیا کہ سب کچھ برداشت کر لیا گے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کانفرنس کے اختتام سے پہلے شبان ختم نبوت کے چیف آرگنائزر حفیظ الرحمن صاحب نے ہری پور ہزارہ میں موجود مرزائیوں کے ناموں کی تفصیل بتائی اور فرمایا کہ ان زندیقوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے مسلمانی جذبے کو اجاگر کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روح اقدس کو تسکین پہنچاتے ہیں ہمارے لئے نجات کا راستہ ہے۔

جھنگ صدر میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

جھنگ (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں یہاں تمام مکاتیب فکر کے نوجوانوں کا ایک اجتماع مبلغ ختم نبوت مولانا غلام حسین کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے صدر رانا محمود الحسن ایڈووکیٹ، نائب صدر رانا غلام قادر، جنرل سیکرٹری شوکت علی، خازن چوہدری طارق محمود، آرگنائزر ندیم احمد ظہیر، اس موقع پر تمام عہدہ داروں سے حلف لیا گیا۔

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے تعمیراتی سامان مثلاً سریا، سیمنٹ، ماربل اور نقد عطیات کے ذریعے صاحب خیر حضرات کیلئے جنت خریدنے کا بہترین موقع

رابطہ کیلئے

مسجد اقصیٰ (اسپارکی والی) ایل ٹاؤن منظور کالونی کراچی
فون نمبر ۵۰۶۶۵۰۵ — حاجی محمد صادق
سیکرٹری اکاؤنٹ نمبر ۱۳۸ الائیڈ بینک لمیٹڈ ڈیفنس اسٹیشن سوسائٹی کراچی

نرخنامہ اشتہارات

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کی اشاعت میں سہ گنا اضافہ ہونے کی وجہ سے نئے سال کیلئے نئے اشتہارات کا نرخ حسب ذیل ہوگا۔

ٹائٹل کے اندرونی صفحات	۲۵۰۰/-
آخری صفحہ دو رنگ	۳۰۰۰/-
اندرونی صفحات فی صفحہ	۱۵۰۰/-
نصف صفحہ	۸۰۰/-
چوتھائی صفحہ	۴۰۰/-
فی انچ سنگل کالم	۴۰/-

نوٹ: اشتہارات کی رقم پیشگی ادا کرنی ضروری ہے ورنہ بغیر آرڈر پر اشتہارات شائع نہیں ہوگا۔ مستقل اشتہارات کے نرخ میں کمی ہو سکتی ہے

منیجر شعبہ اشتہارات

بقیہ : ———— سیرت پر ایک نظر

گئے شراب پر زر لٹانے والے راہ خدا میں گھر لٹانے والے بن گئے خاندانی وقار کی خاطر گردنیں کٹانے والے دین اسلام کے تحفظ کی خاطر گردنیں کٹانے لگے۔

یہ سب کیا تھا؟ صرف اور صرف آپ کی محنت و مشقت تعلیم و تربیت آفاقی اسلامی تعلیمات و عوامل کا نفاذ وحدت امت کا درس اور ذہنی و قومی انتشار کو ختم کر کے راحت بخش پاکیزہ ضابطہ اخلاق کی صورت میں پیش کرنا۔

مندرجہ بالا خصوصیات کا ثمرہ ایک عظیم انقلاب کی صورت میں کائنات نے دیکھا۔ آج اگر مسلمان کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنحضرتؐ کی عالمگیر تعلیمات اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہوگا۔ اسی میں مسلمانان عالم کی معاشی، سماجی، اخلاقی اور معاشرتی بیماریوں کا حل موجود ہے۔

بقیہ : ———— تحقیقاتی کمیشن

قادیان (بھارت) میں مرزائی جماعت کو مالی امداد پاکستان کے مرزائیوں کی طرف سے دیئے جانے کا اعتراف ایم ایم احمد نے فوجی عدالت کے بیان میں کیا ہے اور نیز یہ کہ قادیان کے نظم و ضبط نظامت ربوہ ہی کے ماتحت ہیں۔

بقیہ : ———— مرزا طاہر اور امریکی کانگریس

میں بارہا اس بات کا جو اظہار کیا تھا کہ یہ دراصل عالمی استعماری طاقتوں کا لگایا ہوا پودا ہے، اس کی آبیاری انہوں نے کی، اور وہ ہمیشہ اس کی سرپرستی کرتے رہیں گے۔ اس پر جن لوگوں کو یقین نہیں آتا تھا، انہیں بھی اب یقین آگیا ہے کہ اس امت کا اصل مسئلہ کس طرف ہے۔ اور ایک چھوٹا سا گروہ ہونے کے باوجود یہ امریکی کانگریس اور پھر اس سے خطاب پھر تاج برطانیہ سے تعلق اور مکہ، اسرائیل، ہالینڈ، ڈنمارک سے قربتیں یہ سارے شواہد اس بات کے ہیں کہ اس امت کا اس امت سے کوئی تعلق نہیں جن کا کعبہ مکہ میں ہے۔ اور جن کے آقا و مولا سرور عالم ہیں (صراط مستقیم پر منگھم)

بقیہ : ———— آپ کے مسائل

س : اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو بدکاری میں مبتلا پائے اور وہ اللہ سے معافی مانگتی ہے کہ میں بدکاری پھر نہیں کروں گی تو پھر کیا اس کو رکھ سکتا ہے؟

ج : اگر آئندہ اصلاح کی امید ہے تو رکھ سکتا ہے، مگر کسی سے اس کا اظہار نہ کرے۔

س : ایک مرتبہ گھر سے خط آیا جس میں گھریلو باتیں ایسی لکھی ہوئی تھیں جس پر میں بہت پریشان ہوا اور غصہ بھی آیا، میں نے یہاں بیٹھے ہوئے کہا کہ میں نے سب گھر والوں کو چھوڑ دیا۔ اب جب دماغ ٹھنڈا ہوا تو بہت پچھتایا۔ سوال یہ ہے کہ میرا نکاح باقی ہے یا نہیں۔

ج : اگر آپ کی نیت بیوی کو طلاق دینے کی نہیں تھی تو ان الفاظ سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

بقیہ : ———— معجزات

جگہ مرے گا، جہاں کوئی آبادی نہ ہوگی، اس کے جنازے پر مسلمانوں کی ایک جماعت آپہنچے گی۔"

جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں ہی ہوں۔ ام ذر! تم جاؤ اور راستہ پر انتظار کرو وہ کہتی ہیں کہ میں وہاں سے راستہ پر گئی تو دیکھا دور سے مسافر آرہے ہیں۔ وہ آئے تو ابوذرؓ کا سارا حال بیان کیا، یہ سن کر وہ لوگ ابوذرؓ کے پاس آئے، ابوذرؓ نے ان سے کہا کہ تم میں سے میرے لیے وہ شخص کفن دے جو نہ سرکاری آدمی ہو نہ امیر۔ ایک نوجوان آگے بڑھا اور کہا کہ اے چچا میں تمہیں اپنا ازار اور دو کپڑے کفن کے لیے دیتا ہوں، یہ میری ماں کے ہاتھ کے کتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے کپڑے ہیں۔

ابوذرؓ نے کفن قبول کیا، جب وہ مر گئے تو انہی لوگوں نے ان کو نہلا کر کفنا کر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی کہ ابوذرؓ ایک غیر آباد جگہ پر مرے، مگر ایک جماعت جنازہ میں شریک ہوگئی۔

بقیہ : ———— حضرت اسامہؓ

اس کے بعد خلیفۃ الرسولؐ بنفس نفیس مقام جرف تشریف لے گئے اور لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ لشکر چلا تو حضرت اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور امیر المومنین پیادہ پا ساتھ چل رہے تھے، حضرت اسامہؓ نے عرض کیا "اے خلیفۃ الرسولؐ! آپ بھی سوار ہو جائیں یا مجھے پیدل چلنے کی اجازت دیجئے" ارشاد ہوا "نہیں نہ میں سوار ہوں گا اور نہ تم پیدل چلو گے۔ اگر میرے پاؤں چند لمحوں کے لئے راہ خدا میں خاک آلود ہو جائیں تو اس سے میرا کیا نقصان جاتا ہے" پھر صدیق اکبرؓ نے لشکر کو چند نصیحتیں کیں اور لشکر اپنی جنگی مہم پر روانہ ہوگیا، خلاصہ کلام کہ اپنے رفیق علی سے ملے ابھی صرف انیس دن گذرے تھے کہ حضرت اسامہؓ ارض شام میں فاتحانہ یلغار کرتے ہوئے دور تک چلے گئے اور ہر جگہ اسلامی فتوحات کے پرچم لہرانے لگے،

تقریباً چالیس دن بعد مدینہ کے در و دیوار اور فلک بوس پہاڑوں نے عجیب کیف و سرور کا منظر دیکھا مدینہ کی اجڑی ہوئی رونقیں عود کر آئیں، ایک مرتبہ پھر موسم بہار کی سی چہل پہل دکھائی دینے لگی، پیر و جوان، مرد و زن خوشی کے نغمے گانے لگے یہ سب اس بشارت کا نتیجہ تھا جو حضرت اسامہؓ نے مراجعت سے پہلے مدینہ منورہ بھیجی تھی۔ حضرت اسامہؓ کی فتح کی خبر مدینہ پہنچی تو ہر مسلمان کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ خود مہاجرین و انصار کے جم غفیر کے ساتھ مدینہ سے باہر گئے اور فاتح لشکر کا پر جوش استقبال کیا۔ حضرت اسامہؓ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو پہلے مسجد نبوی میں گئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور پھر گھر گئے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً انیس برس کی تھی۔

بقیہ : ———— حضرت ابوبکر صدیقؓ

فرماتی ہیں کہ آپ کے والد ابو قحافہ نے ہم سے پوچھا کہ ابوبکر پورا سرمایہ اپنے ساتھ لے گیا ہے یا تمہارے لیے بھی کچھ چھوڑ گیا ہے، میں نے اس طرح کیا کہ جس جگہ پر درہم رکھے ہوتے تھے چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ لیے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر اس طرح کیا کہ دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں رکھ دیا۔ اور ان سے کہا کہ ابا جان ہمارے لیے اتنا سرمایہ چھوڑ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ پھر تو کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ میں نے یہ حیلہ صرف اس لیے کیا تاکہ ابو قحافہ کی پریشانی دور ہو جائے۔ اور وہ اس وقت بینائی سے محروم تھے۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوّۃ
سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمدّ یونس [ایم اے]
چشتی ، نقشبندی ، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے
ھُوالشافی — افتخار الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز " انگریزی علاج " سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں. پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں. الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں.
اوقات مطب
موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات
دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/ا سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۲۷۵

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
شمع اسٹیل فرنیچر
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر کی

49 ویں سالانہ دستارِ فضیلت کانفرنس

۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء بمطابق ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ بروز جمعۃ المبارک

زیر سرپرستی
مرشد الموحدین حضرت مولانا الحاج محمود اسعد صاحب دامت برکاتہم
امیر شریف

مہمانِ خصوصی
قائد جمعیت
حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب
دامت برکاتہم

زیر صدارت
مفکر ملت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی دامت برکاتہم
بیر شریف

- حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول، امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ
- حضرت مولانا محمد عالم صاحب، جار پھوڑ
- جناب الحاج میر صبح صادق خان کوسہ کندھکوٹ
- حضرت مولانا سید سراج احمد شاہ امروٹی، درگاہ امروٹ شریف
- حضرت مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر پشاور
- حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب، بنوری ٹاؤن کراچی
- حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب، جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم
- حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری
- حضرت مولانا محمد صدیق شاہ صاحب تلات
- حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری سکھر
- حضرت مولانا غلام سرور صاحب کوئٹہ
- حضرت مولانا غلام قادر صاحب شکارپور
- حضرت مولانا عبدالغفور صاحب قاسمی سجاول
- حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب سکھر
- حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب سکھر
- جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب لاڑکانہ
- حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ٹنڈ سیٹھا رجہ
- حضرت مولانا محمد انور سکھر
- حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی پنو عاقل
- حضرت مولانا میر محمد صاحب میرک
- حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رند
- شیخ القراء قاری محمد علی مدنی شکارپور
- نعت خواں الحاج اسداللہ ٹھیپوٹہ جناب محمد عیوض بطین ۔

نوٹ: آخری نشست ۹ بجے شب ۱۰/ فارغ التحصیل فضلاء اور ۹/ حفاظ کرام کی دستار بندی کی تقریب ہوگی۔

الداعی ۔ اراکین جامعہ حمادیہ (مظہر العلوم) منزل گاہ سکھر، پوسٹ بکس نمبر ۵
فون نمبر ۸۲۴۴۲